

سعید البیان

مولد سید الانس و الجن



تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی

اردو ترجمہ

استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندیا لوی کشمیری

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدہ خاتون انجم سٹریٹ (نور چٹا ٹاور) مرگودہ روڈ حیدرآباد (41200)

0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

سعد الہدیاء مولانا سید الانساری

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی

نوٹ: سرورق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی ہندیا لوی کشمیری پورہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سرہند (نزدیکی نمبر 1) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)
0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

دارالافتاء دارالعلوم
چند برائے
برادر ام علامہ محمد عبدالستار صاحب
محکم دلائل
۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء
۹۴۲۹۰۲۷ - ۰۳۲۱/۰۳۱۳/۰۳۱۳

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب	سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ
تصنیف	حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی رحمہ اللہ
اشاعت بار دوم	۱۹۲۰ء
اشاعت بار سوم	۲۰۱۳ء - ۱۴۳۳ھ
صفحات	72
ہدیہ

نوٹ: سزوق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی ہندیا لوی کشمیری رحمہ اللہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے اور اس بات کے ثبوت میں ہم کتاب کا عکس ہی شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

..... ملنے کے پتے

☆ دارالعلم داتا دربار مارکیٹ (ستائہوٹ) لاہور

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ترنول شریف، اسلام آباد

☆ انجمن مہمان محمدیہ رحمہ اللہ خاتوا بہاری شریف (ڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر)

☆ دفتر تحریک غلامان اہل بیت خانوہارنی شریف اڈہ سوا اصل فیروز پور روڈ، لاہور

☆ اسلامک میڈیا سنٹر 27- اے شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چوگی نمبر) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0300-9429027, 0321-9429027, 0313-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

میزانِ حروف

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا

محبوب رب العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں یقیناً کامیابی اور فوز و فلاح کی گارنٹی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم سوسائٹی کی ساری تاریخ میں اہل ایمان نے اس مبارک عمل کو مضبوطی سے اختیار کیا اور یہ مسلسل ساڑھے چودہ سو سال پر محیط ہے۔ اس وقت اکابر امت کی عظیم یادگار عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قطب جہاں، غوث زمان، حبیب الرشید مولانا شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک نادر میلاد نامہ ”سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ برادر م طاہر فاروق نورانی اور ان کے ایک دوست کی تحریک پر علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان اسے شائع کرنے جاری ہے۔

فاضل معارف حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ سراج الاولیاء کے لقب اور ابوالکارم کی کنیت سے معروف تھے۔ آپ کی ولادت یکم ربیع الاول ۱۲۱۷ء ہجری اور وصال ۳ ربیع الاول ۱۲۷۷ء کو ساٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ آپ اٹھائیس برس تک مدرسہ ارشاد کی زینت رہے اور مدینہ منورہ میں علمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت نے ساری زندگی تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف کی ارشاد و ابلاغ پر مصروف کی۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ کے مرید صادق اور خلیفہ مجاز تھے۔ مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے باہر سمت قبلہ شریف میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قدحاری، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی، حضرت خواجہ محمد سراج الدین، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے ذریعے سے پھیلا۔ راقم کے جد اعلیٰ، حضرت مولانا حافظ سید رسول شہید رحمہ اللہ (خلیب، بادشاہی مسجد بولا شریف) حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے منظور نظر مریدین میں سے تھے یوں اپنے اجداد کے مشائخ سے محبت و نسبت ایک فطری تقاضا بھی ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ خدا کے مقرب اور مقبول بندے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ظلم و عرفان کا مرقع بنایا تھا اور ان کا سینہ معرفت الہی کا سمجھتہ تھا۔ ایسے

بزرگوں کے حوالے سے کشف و کرامت اگرچہ کوئی بڑی بات نہیں مگر پھر بھی مشہور مہمانی عالم، حسین علی واں پھر اس بھی اپنے آپ کو خانقاہ عالیہ موسیٰ زئی شریف سے وابستہ کہا کرتے تھے۔ لگے ہاتھ حسین علی واں پھر اس کا ایک دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی محبوب الہی دیوبندی نے ”تحدہ سحریہ“ میں لکھا ہے کہ حسین علی صاحب نے ایک بار درس و تدریس کتب سے قنات قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی۔ اس پر حضرت خواجہ محمد عثمان (دامانی) قدس سرہ نے فرمایا، ”کچھ نیت میں فتور معلوم ہوتا ہے، ورنہ طریق تفتیشیہ میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس و مطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے۔“ (صفحہ ۶۵) اُن کے اعتقادی پتھل کے حوالے سے ”اثبات المولد و القیام“ کے اردو مترجم مولانا محمد رشید نقشبندی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کو فرقہ ضالہ دہابیہ سے سخت نفرت تھی۔ آپ کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے۔

ولد ید کراحد بالسوء بالفرقة الضالة حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ کسی کی الوہابیہ للعندہ الناس من قباحة بُرائی نہیں کرتے تھے۔ سوائے دہابیہ کے افعالہم و اقوالہم کمرہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں ان کے افعال و اقوال کی قباحت سے ڈریں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

وكان قدس سرہ يقول ادنى ضرر صاحبہم ان محبته النبي صلى الله عليه وسلم التي هي من اعظم ارکان الايمان تنقص ساعة فساعة حتى لا يبقى منها غير الاسم والرسم فكيف يكون اعلاہ فالعند العند عن صاحبہم ثم العند العند عن رفيقہم فاحفظہ (منہ)

حضرت فرمایا کرتے تھے کہ دہابیوں کی محبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے لختہ بہ لختہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام و نشان کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا عالم ہوگا۔ لہذا ان کی محبت سے بچ ضرور بچ بلکہ ان کی صورت تک دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو۔

(مقدمہ: اثبات المولد و القیام، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کے احوال کشف کو بیان کرتے ہوئے سید اکبر علی دہلوی رقم طراز ہیں کہ ”ایک روز عشاء کے وقت مولوی حسین علی صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی درویش فداہ (میرے دل و جان آپ پر فدا ہوں) کی خدمت میں حاضر تھے۔ (حضرت قبلہ نے) ارشاد فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ، پھر جب واپس آؤ گے تو جو حالات اور معاملات تمہارے ساتھ پیش آئے ہوں گے، (وہ) مجھ سے پوچھو، ان شاء اللہ تعالیٰ میں سب کو ایک ایک (کر کے) تفصیل کے ساتھ تمہیں بتاؤں گا (اور) تم (کسی) ایک واقعہ میں بھی خطا نہ پاؤ گے۔ واضح رہے کہ اسی واقعہ کو قدرے اپنے الفاظ میں مولانا محبوب الہی خلیفہ مجاز خواجہ خان محمد کندیاں نے اپنی کتاب ”تحدہ سحریہ“ صفحہ ۶۶، ۶۷ پر بھی نقل کیا ہے۔ (مجموعہ فوائد عثمانیہ: ترجمہ: محمد نذیر انجم)

آخر میں ایک دکھ بھری داستان بھی ملاحظہ ہو جو محض ریکارڈ کی درستی، علم اور اہل علم کی خیر خواہی کے پیش نظر رقم کی جارہی ہے۔ لاہور سے صلاح الدین سعیدی صاحب نے میلاد شریف کے موضوع پر لکھے گئے مختلف مجموعے، رسائل، کتابچے، کتابیں تلاش کیں اور انہیں یکجا کر کے از سر نو شائع کرنے کے لیے مختلف کتب خانوں کو متوجہ کیا بلاشبہ یہ ایک آحسن قدم تھا۔ اسی وجہ سے ہم نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ احترام دیا۔ تبصرے شائع کیے اور احباب کو ان کی طرف متوجہ کیا۔ سعیدی صاحب کے اہتمام سے اس مرتبہ مجموعہ ”رسائل میلاد محبوب ﷺ“ پیش نظر تھا کہ حضرت سراج الاولیاء ابوالکلام شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی رحمہ اللہ مدنی قدس سرہ کا رسالہ ”میلاد“ ”سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ دیکھ کر دل خوشی سے جموم اٹھا۔ بندہ از خود اس کی تلاش و جستجو میں تھا۔ کہ اسی بزرگ کی ایک قاری کتاب ”اثبات مولد و القیام“ کا اردو ترجمہ غالباً ۱۹۸۹ء میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی بندیا لوی کشمیری رحمہ اللہ (مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے کیا اور اسے مرکزی مجلس رضا لاہور کے اہتمام سے حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ نے شائع کیا بعد ازاں یہی ترجمہ میاں اخلاق احمد مرحوم نے بھی لاہور سے شائع کیا۔ بلاشبہ اپنے موضوع پر یہ مختصر، جامع اور بہت عمدہ کاوش ہے۔ اس بابرکت کتاب کو بار بار شائع ہونا چاہیے اور اس کے مطالعہ کو عام کرنا چاہیے ”سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ کے مطالعہ کے دوران ہی چھٹی حس نے تھلک پیدا کر دی۔ کوسٹ میں مقیم ہمارے دوست حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم جان مجددی کا نسب تعلق بھی حضرت ابوالکلام شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی قدس سرہ کے

خاندان سے ہے ہمیں ان کے علمی غور نے سے سعید البیان کی فوٹو کاپی دستیاب ہوئی جس کے سبب صلاح الدین سعیدی کے مرتبہ رسائل میلاد کے تمام مجموعوں کے متعلق تھکیک اور عدم الطینان کی صورت پیدا ہوگئی اور ان کے تقریباً تمام مجموعوں پر اپنے لکھے تاثرات، تبصروں اور تائیدی کلمات پر اس حوالے سے ذکر ہوا کہ اگر خدا خواستہ ہر کتاب کے متعلق تحقیق، ترتیب و تدوین میں اسی طرح کی "کمال احتیاط" برتی گئی ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ بالخصوص "بقلم خود ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور" جب کتاب، علم اور تاریخ کا یہ حشر کریں گے تو دیکھ بھالے عام مؤرخین کا عالم کیا ہوگا؟ اس وقت ہمارے پیش نظر جس المطالع میرٹھ کا شائع شدہ ایڈیشن ہے یہ ۱۹۲۰ء میں چھپا تھا اور اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تھا ہم نے اصل کو محفوظ کرنے کی غرض سے اسی کا کس چھاپے کو ترجیح دی کہ مذکورہ ایڈیشن محققین اور قارئین کے سامنے رہے۔ صلاح الدین صاحب نے ظلم یہ کیا کہ (۱) کتاب ۶۵ صفحات میں سے صرف سوا انیس صفحے شائع کیے (۲) بقیہ کتاب کو حذف کر دیا جبکہ حذف کرنے کی کوئی وجہ یا وضاحت نہیں کی۔ (۳) یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی جبکہ انہوں نے اس کو فارسی قرار دیا۔ (۴) حضرت مفتی محمد رشید کشمیری مرحوم کو خواہ مخواہ اس کتاب کا مترجم قرار دے دیا۔ (۵) ایسے عظیم بزرگ کہ جنہیں اس زمانے میں بھی عمدۃ العارفین، ذبدۃ السالکین، قطب جہاں، غوث زمان اور حبیب الرشید جیسے القاب سے یاد کیا جاتا تھا ان کا نام حامیانہ اعزاز میں لکھنے پر ہی اکتفا کیا۔ ہم نے سعیدی صاحب پر اعتماد کرتے ہوئے کتاب کے لئے ٹائٹل انہی کی معلومات کی روشنی میں چھپوا دیا تھا مگر بعد میں ثابت ہوا کہ صلاح الدین سعیدی نے تو عیسیٰ کی پکڑی موتی کے سر باغ دی ہے اس پر ہمیں افسوس ہے مگر قصور وار نہیں۔ قارئین اور خصوصاً محققین سے ہماری التماس ہے کہ وہ عبرت پکڑیں اور سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل میلاد کی خوب تحقیق کر لیں اصل ماخذ تک پہنچیں اور پھر اس کے بعد ان کا حوالہ کوڈ کریں نیز سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل پر کبھی، لکھی یا بیان کی گئی ہماری تائیدی آراء و تاثرات کو منسوخ اور کالعدم سمجھا جائے۔ میلاد کریم ﷺ کے حوالے سے اس شعر پہ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا جمال چہرہ پہ ڈالے ہوئے نقاب آیا

کیم مارچ ۲۰۱۳ء

ملک محبوب الرسول قادری

(چیرمین) علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الحمد لله والمنتهى كتاب مستطاب مستطاب

سَعِيدُ الْبَيَا

فِي مَوْلِدِ

سَيِّدِ الْوَسْوَ الْجَانِ

من تصنیف عمدة العارفین بدۃ السالکین قطب جہاں ش زماں

صییب الشید ولیا شاہ احمد سعید صنا عمری مجددی نقشبندی دہلوی

حسب الارشاد

جانب لانا حاجی حافظ حفیظ الدین صنا سوداگر سہر بارا میرٹھ

باہتمام مفتی عبد المجید صاحب

شمس المطالع میرٹھ مطبعہ مولوی

۱۹۲۰ء

تعداد جلد ۲۰۰

بار دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جميع محاذ ازل سے تا ابد ثابت ہر اُس ذات پاک کو کہ کوئی شریک اُس کا
نہیں اور صلوة کاملہ نازل ہو جو اوپر رسول مقبول ہمارے کے کہ اسم شریف
اُن کا محمد ہے۔ اور آل اور اصحاب و راج اور اتباع اُن کے پر الھو و مؤلائی
لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔ شعر
مقدور ہیں کب تر وصفوں کے رقم کا حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
اور ایسے ہی تعریف حبیب تیرے کی نہیں ہو سکتی۔ جیسے آپ نے تعریف فرمائی ہے
بیچ کلام مبارک اپنے کے۔ شعر
محمد ہے نبی ممدوح ذات کبر بانی کا کرے بندہ اگر اُس کی مدح دعویٰ ہے خدائی کا
چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزَّزْتُكَ بِمَا عَمِلْتُمْ تَحْرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ بتا دیا اللہ تعالیٰ
نے سب کو کہ تم نے بھیجا رسول انہیں میں سے کہ جانتے ہیں اُس کے مرتبہ کو کہ
سچا اور امین ہے یا سب بہتر اوپر قرار تفتہ کے اور دو نام اپنے ناموں سے
دے۔ ایک رُؤف دوسرا رحیم کہ کسی اور کو نہیں دے۔ اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ ۝ اور فرمایا کَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا
وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ط
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تفسیر مِّنْ أَنْفُسِكُمْ میں منقول ہے کہ حضرت آدم علی
نبینا وعلیہ السلام سے آباہمارے میں نکاح کی سنت جاری ہے اور فلاح نہیں ہے
کما ابن کلبی نے لکھیں ہیں واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو اسی نہیں
پائے میں اُن میں رسوم جاہلیت کے۔ ابن عباس سے روایت ہے تفسیر وَتَقْبَلُونَ
فِي السَّاجِدِينَ میں ایک نبی سے دوسرے نبی تک یہاں تک کہ نکالائے کو نبی۔
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جانا اللہ تعالیٰ نے عاجز
ہونا خلق کا فرمانبرداری اپنی سے اس واسطے مقرر کیا رسول جس اُن کی سے
پہنایا اُس کو اوصاف اپنے سے خلعت رافت اور رحمت کا اور کی فرمانبرداری
اُس کی فرمانبرداری اپنی۔ چنانچہ فرمایا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
اور فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
کہا ابو بکر ابن طاہر نے فرمیں کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
زینت رحمت کے پس ہوا وجود اور صفات اُن کی رحمت واسطے خلق کے مسلمان کو
ہدایت حاصل ہوئی منافق کو اس قتل سے۔ کافر کو تاخیر عذاب کی۔
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل میں سے پوچھا کہ تم کو بھی پہنچا
کچھ رحمت میری سے عرض کیا اے نبی یا رسول اللہ میں متردد تھا اپنی عاقبت سے
پس میں ہو گیا آپ کے سبب کہ تعریف کی اللہ تعالیٰ نے میری ساتھ قول پیر کے

ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ثُمَّ آمَنَ وَأُورِثَ الْكُرْسِيَّ فَاتَّخَذَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِيهِ سِنًا وَمَا بَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ إِلَّا طِينًا ثُمَّ نَسُوهُ إِلَىٰ آلٍ ثُمَّ بِرَحْمَةٍ مِنَّا عَمَلْتَ عَلَيْهِمْ ذَلِيلًا مِّنْهُم مَّنْ قَدِ افْتَرَىٰ بَدْعًا وَهُوَ مُبَصِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝

اور الم نشرح میں کمال تعریف حضرت کی فرمائی اس طرح سے کہ کھول پادل اُن کا واسطے ایمان اور ہدایت کے اور وسیع کر دیا واسطے اُٹھانے علم اور حکمت کے اور دُر کر دیا بوجہ کاموں جاہلیت کا اور پاس کر دیا نام اُن کا ساتھ نام اپنے کے کلمہ میں اور اذان میں اور خطبہ میں اور نماز میں کیا مسلمان کیا مؤذن کیا خطیب کیا نمازی ہر ایک کتابہر اشہد اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

روایت کی ہوا ابو سعید خدری نے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جانتے ہو تم کس طرح بلند کیا میں نے ذکر تمہارا کہا میں نے اللہ رسول اُس کا داننا تر ہے کہا جبریل نے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جب کر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے اور جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا اور کیا ایمان میں نے پورا ساتھ ذکر اپنے اور تمہارے کے۔ چنانچہ فرمایا اطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ جمع کیا اپنے میں اور رسول میں ساتھ واو عطف کے کہ شرکت کے واسطے ہے اور یہ اور کسی کو جائز نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ کہ کوئی مَاشَاءَ اللَّهُ وَمَاشَاءَ فَلَانٍ وَلَا كُنْ كَمَ مَاشَاءَ اللَّهُ ثُمَّ مَاشَاءَ فَلَانٍ۔

اور فرمایا حق تعالیٰ نے فضیلت میں حضرت کی۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اور توریت میں بیچ شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لکھا ہے اے نبی ہم نے بھیجا تم کو گواہ اور پر سب کے اور بشارت دینے والے مومنین کو ساتھ جنت کے اور ڈرانے والے کافروں کو ساتھ نار کے اور پشت پناہ واسطے ناخواندوں کے تم بندے میرے اور رسول میرے نام رکھا میں نے تمہارا متوکل نہیں ہو سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ شور و شغب کرنے والے بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والے بُرائی کا ساتھ بُرائی کے لیکن معاف کرنے والے اور بخشنے والے قصور لوگوں کے اور ہرگز انتقال نفراویں گے یہاں تک کہ درست ہو جاوے گا دین کہ پہلے تھا بقانا درست سب کہیں گے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ۔ اور کھول دے گا اللہ تعالیٰ بسبب اُن کے آنکھیں ندھی اور کان بہرے اور دل غافل اور اسلام دین اُن کا اور احمد اسم شریف اُن کا ہوگا۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے بندہ میرا احمد اچھا ہے اور جگہ پیدائش اُن کی کہ اور مکان ہجرت مدینہ اُمت اُن کی تعریف کرنے والی غذا کی سبب حال میں۔ تمام ہوئی عبارت توریت کی۔

اور بعضی خصوصیتوں حضرت کیہ کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا انبیاء کو ساتھ ناموں اُنکے کہ یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا داؤد یا موسیٰ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا زکریا اور ہمارے حضرت کو ساتھ اوصاف کے خطاب کیا یا ایہا الرسول۔ یا ایہا النبی یا ایہا المنزل یا ایہا المذکر۔ اور قسم کھائی عالی شان کی بیچ کفر تک کے۔

اور تمام سورہ والضحیٰ بیچ تعریف آپ کی بھری ہے خصوصاً وکسوف یسین

رَبُّكَ فَتَرَضَى - یعنی رب تمہارا ایسی عنایت فرمائے گا کہ تم خوش ہو گے جھڑ
نے فرمایا میں راضی نہوں گا اگر ایک شخص بھی میری اُمت کو دوزخ میں رہے گا
سبحان اللہ کیا شفقت اور رحمت عام ہے۔

اور سورۃ النجم اسرار معراج شریف پرتقل ہے۔ پاک حضرت کے دل اور زبان اور جوارح کی مذکور اس میں ہے قال اللہ تعالیٰ مَا كَذَّبَ الْفُؤَادُ مَا دَعَىٰ یعنی آمیزش دروغ کی حضرت کے دل نے نہیں کی بیچ مشاہدات اپنے کے وَمَا يَطُوقُ عَيْنَ الْهَوَىٰ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام نہیں فرماتے ہیں خواہش نفسانی سے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ یعنی کجروی نہیں کی چشم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مقصد سے تجاویز نہیں کیا اور فرمایا لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ یعنی تحقیق دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی نشانیوں بڑی پروردگار اپنے کی اس میں اشارہ اجمالاً ہے طرٹ دیکھنے حضرت حتیٰ سبحانہ کے جب کہ مشاہدات اور بشارات وہاں کے بے انتہا تھے کہ تفصیل اس کی سے عبارت قاصر تھی اس واسطے اشارہ فرمایا فَادْعُ إِلَىٰ عِبَادَةِ مَا أَوْحَىٰ۔

اور سورہ ن میں کمال تعریف اخلاق حضرت صلّے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی گئی
 قول اپنے کے **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ** عظیم خلق کی تفسیر حدیث شریف میں
 فرمائی ہے اس طرح سے کہ مل قطع کرنے والے اور نیکی کر رہی کرنے والے سے
 سب انبیاء سے عمد لیا ہے حق تعالیٰ نے بیچ حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے
 کے ساتھ قول اپنے کے **وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ**
كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَقُولُنَّ يَه

وَلَنُصَرِّفَهُۥٓ فَمَا يُرَايَا حُضْرَتِ عَلِيِّ كَرَمِ اللہ وجہ نے نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے
کسی نبی کو یعنی حضرت آدم اور بعد ان کے مگر لیا اور ان کے عہد بیچ شان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر مبعوث ہو نبی آخر زماں صلی اللہ علیہ وسلم او
تم سے جو زندہ ہو تو مقرر ایمان لانا ان پر اور مدد کرنا اور لینا یہ عہد اپنی قوم
سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ اِذَا اخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ
وَمِنْ نُّوحٍ اِلَیْهِ اس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنه سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قربان ہوں ماں باپ
میرے آپ پر تحقیق پہنچی بزرگی آپ کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس مرتبہ کو کہ
بادو دیکھ بھیجا آپ کو سب انبیاء کے بعد اور ذکر کیا آپ پہلے سب رباعی
پیش از ہمہ شانان غیور آمدہ ہر چند کہ آخر بطور آمدہ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ زراہ دور آمدہ
اور اہل نار عین عذاب میں آرزو کریں گے کاش کے اطاعت کی ہوتی ہم نے
اللہ اور رسول کی اور مراد ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وَ رَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ دعوت آپ کی عام ہے اور
حلال ہوئیں آپ کے واسطے غنیمتیں اور ظاہر ہوئے اوپر ماتھے ان کے معجزات
بیشمار اور نہیں دیا گیا کوئی پیغمبر بزرگی اور مرتبہ مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دئے گئے مانند اُس کی۔ اور فضیلت میں آپ کی ارشاد کیا دور ہونا عذاب کا
آپ کے سبب فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ
جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت آپ کی باقی برائے ان اظہم حال ہے

اور سنت مر جاوے پس انتظار کرو بلا اور فتن کو۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ظاہر کی فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ساتھ صلوٰۃ اپنی کے پھر ساتھ صلوٰۃ ملائکہ کے اور امر کیا مومنین
کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے۔

چاہئے جاننا کہ مراد اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے زیادہ بزرگی اور مرتبہ ہی اور صلوٰۃ
ملائکہ سے مراد دعا ہی۔ اور مومنین پر واجب کیا ساتھ امر فرماتے اپنے کے اور
امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پس درود شریف
پڑھنا واجب ہے مسلمانوں پر جب ذکر کیا جاوے اسم شریف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ سوال کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم معنی اس آیت سے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ
نے مقرر کر دئے ہیں ساتھ میرے دو فرشتے ہیں نہیں ذکر کیا جاتا ہوں نزدیک
بندہ مسلمان کے پھر درود پڑھتا ہی اوپر میرے مگر کہتے ہیں وہ فرشتے بخشا اللہ تعالیٰ
نے تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے اُس کے جواب میں اُن دنوں فرشتوں
کے آئیں۔ اور اگر میرا ذکر سن کر درود مجھ پر نہیں پڑھتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے
ہیں نہ بخشے اللہ تجھ کو اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے جواب میں اُن کے
آئیں۔ اور شکوۃ شریف میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ عرض کیا ابی نے
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت پڑھتا ہوں درود شریف آپ پر پس
کتنا پڑھوں اپنی دعا میں۔ فرمایا جتنا چاہے۔ عرض کیا چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہے

تو اگر زیادہ پڑھے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا آدھا۔ فرمایا جس قدر
خواہش تیری ہو اگر زیادہ کرے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا دو حصہ
فرمایا زیادہ بہتر ہی۔ عرض کیا سب قات میں درود شریف آپ پڑھوں گا۔
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیفایت کرے گا درود شریف پڑھنا
مقصد تیرے کو اور دور کر دے گا گناہ تیرے کو۔ اس میں نکتہ ہے کہ درود شریف
میں تین امر جمع ہیں۔ ایک ذکر اللہ تعالیٰ کا۔ دوسرے تعظیم نبی کریم کی تیسرے ادائے
حق شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور پھر حدیث شریف دلیل ہے اس
امر پر کہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے مسلمان کو اپنے واسطے دعا کرنے سے
اور آنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص درود پڑھے گا اوپر میرے ایک بار رحمت کرے گا اللہ
تعالیٰ اُس پر دس بار اور دور کر دے گا اُس سے دس گناہ اور بلند کر دے گا
واسطے اُس کے دس درجہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی نے اور عبد اللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ جو کوئی درود پڑھے گا اوپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک بار رحمت فرماوے گا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُس کے سپر
مرتبہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام احمد نے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ دعا نہیں جاتی آسمان پر جب تک کہ درود شریف پڑھے گا
دعا کرنے والا۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

اور سورۃ فتح میں فضائل بشمار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ
ہیں اِنَّ اَیُّہِمْ فَاکَرٌ عَلَیہِمْ اُولٰٓئِکَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَہُمْ عَذَابًا عَظِیْمًا

اور غیر مواخذہ ہونا ساتھ ہماکان وَمَا يَكُونُ کے اور تمام نعمت اور ہدایت
طرف صراط مستقیم کے اور نزول سکینہ کا قلوب مومنین میں۔ پھر فرمایا
تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تم سے وہ حقیقت میں بیعت کرتے ہیں بشر
جل جلالہ سے جب ثابت ہوا ان آیات سے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے مخصوص بایں مرتبہ ہیں کہ ان سے بیعت کرنا حضرت حق سے
بیعت ہے اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کا ذکر ذکر
رب العالمین کا ہی ہے جو کوئی اُن کے ذکر شریف سے منع کرے وہ حقیقت
میں مانع ذکر الہی سبحانہ کا ہی جائے تعجب بلکہ محل افسوس ہے اُن مسلمانوں
سے کہ آنحضرت کے ذکر شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور بدعت سیئہ اور
حرام کہتے ہیں۔ ابولہب سا کافر جس کے حق میں وعید قرآن شریف میں وارد
ہے اُس کو سبب فرحت و ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے
تخفیف عذاب ہر دو شنبہ کو ہوئی۔ اور جن انگلیوں سے کہ سبب اس خوشی
کے اشارہ آزادی اپنی لونڈی کا کیا تھا اُن سے پانی اُس کو دوزخ میں ملے
اس پر قیاس کرنا چاہئے کہ جو شخص مسلمان آپ کی خوشی و ولادت کرے دالہ
آخرت میں اُس کو کتنا ثواب اور مرتبہ قرب جنت میں حاصل ہوگا۔ جائے
غور محل انصاف ہے کہ تمام اہل جہاں اپنی ذات اور اولاد عزیز و اقارب کی
خوشی میں بلکہ فرقہ لا مذہب کے وہابی بھی کس قدر دھوم دھام سے کرتے ہیں
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی و ولادت کریں تو اُس خوشی سے
ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ جو مسلمان کامل بیان ہوگا آنحضرت کی ولادت کی

خوشی سبب شیوں سے بہتر جانے گا اور جو اس خوشی کو بہتر نہ جانے گا
اُس کا ایمان ناقص ہے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کو اس خوشی سے زیادہ
کوئی خوشی نہیں اور اس میں جس قدر خوشی کریں وہ کم ہے۔ یکس کی خوشی ہے
بہترین خلایق محبوب خدا کی ولادت کی خوشی ہے۔ ہزار افسوس اُس شخص
کہ جو یہ خوشی نہ کرے اور لاکھ حسرت اُس پر کہ اس خوشی کا مانع ہو۔ خدا پناہ
میں رکھے ایسے لوگوں سے اُن کے واسطے رسوائی ہے دنیا میں و آخرت
میں عذاب عظیم ہے۔ اور حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر تم نہ دے اچھب
میرے نہ پیدا کرنا میں آسمانوں کو اور نہ ظاہر کرنا خدا کی کو۔ یعنی مبداء خلقت
تمام مخلوقات وجود باوجود سرور کائنات کا ہے۔ شمع

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ اَحَبِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
الہی درود و سلام بے نہایت نازل فرما اوپر سید المرسلین محمد ابن عبد اللہ
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب
ابن لؤی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن
ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان کے یہاں تک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب اپنا ذکر فرمایا ہے اور ارشاد کیا اسمعیل اور
ابراہیم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بھی آبا و اجداد میرے ہیں۔ اور
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوا میں بہترین قرون میں قرنا
بعد قرن یہاں تک کہ جس قرن میں پیدا ہوا وہ بہترین قرن ہے سب قرون سے
اور واقع نہیں ہوئی میرے نسب میں سفاہ جاہلیت کی۔ اور فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیلؑ کو اور پسند کیا اولاد اسمعیلؑ سے بنی کنانہ کو اور پسند کیا بنی کنانہ سے قریش کو اور پسند کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور پسند کیا محمد کو بنی ہاشم سے کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ تحقیق نور تھا سامنے اللہ تعالیٰ کے قبل پیدا کرنے آدمؑ کے دو ہزار برس پہلے۔ تسبیح کرتا تھا یہ نور اور تسبیح کرتے تھے فرشتے ساتھ اُس کے۔ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ڈالا اُس نور کو پشت آدمؑ میں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو طرف زمین کے پشت آدمؑ میں اور کیا مجھ کو پشت نوحؑ میں پھر کیا مجھ کو پشت ابراہیمؑ میں پھر ہمیشہ انتقال کرتا رہا میں پشتوں پاک سے طرف رحموں پاک کے۔ یہاں تک کہ نکالا مجھ کو میرے ماں باپ سے کہ نہیں جمع ہوئے اوپر سفاح کے ہرگز۔ شعر

يَا مَرِيَّةَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْنَا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرًا نَخْلُقُ كَيْفَ نَحْمَدُ
جب حق تعالیٰ کنز مخفی میں تھا چاہا کہ اپنے کمالات اسمائی و صفائی جلوہ گر کیجئے۔ تعین اول جو اُس ذات میں ہوا حقیقت احمدی ہے۔ درود اُس پہ ازل سے ابد تک ہو جو کہ نور منظور وجود میں آیا۔ عالم وجود نے آواز کی کہ اے سونے والو عدم کے جاگو کہ نور ساقی نے جلوہ دکھایا۔ ایک مدت وہ نور عالم غیب میں سیر کرتا رہا۔ پھر اُس سے دس چیزیں بنائیں۔ ایک عرش دوسرا قلم۔ تیسرا لوح۔ چوتھا ماہتاب۔ پانچواں آفتاب۔ چھٹا ہشت۔

ساتواں دن۔ آٹھویں ملائک۔ نویں کرسی۔ دسویں روح پاک محمدی کو خلعت خلقت پہنائے اور چار ہزار برس اپنی تسبیح میں عرش پر مشغول رکھا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس نور پر ظہور سے چار حصہ لے کر چار چیز کو پیدا کیا۔ پہلے عرش۔ دوسرے کرسی۔ تیسرے لوح۔ چوتھے قلم۔ بعد ازاں قلم کو حکم ہوا۔ اَلْکُتُبُ يَا قَلَمُ۔ لکھ لے قلم۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں اے رب میرے۔ فرمایا لکھ توحید میری۔ قلم نے لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا۔ پھر حکیم ہوا لکھ سب چیزیں۔ قلم نے کہا کیونکر۔ فرمایا لکھ دستور عمل و روزنامہ سب امتوں کا اس طرح اُمّت آدمؑ مِّنْ اَطَاعَ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَى اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمّت نوحؑ۔ اُمّت ابراہیمؑ۔ اُمّت موسیٰؑ۔ اُمّت عیسیٰؑ۔ اُمّت محمدؑ۔ قلم نے ارادہ کیا کہ موافق سابق کے لکھوں۔ حکم ہوا ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم۔ قلم یہ سن کر شوق ہوا اور ہزار برس کا نپا کیا شرمندگی سے۔ پھر دست قدرت سے قلم لگا اور حکم ہوا لکھ اُمّت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

ایک دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قدرے خاک پاک مقام روضہ منورہ سے لاؤ۔ جبریلؑ نے انتقال امر کیا۔ پھر ارادہ الہی سجانہ ہوا کہ کوئی خازن اس کا ہو۔ عالم ملکوت میں کوئی قابل اس امانت کے نہ پایا۔ چاہا کہ آدمؑ خلیفہ اپنے کو ترتیب دیجئے اور یہ امانت اُس کو سپرد کیجئے۔ پس پلا آدمؑ کا بنا کر ساتھ خلعت اس امانت کے سرفراز کیا۔ پھر ارشاد کیا روح کو کہ رگ وریشہ میں آدمؑ کے درآوے۔ روح نے اپنی لطافت اور بدن کی کثافت دیکھ کر

انکار کیا۔ جب نور جمال باکمال محمدی پر نگاہ پڑی کہ پیشانی آدم سے جلوہ گر
تھا۔ روح لاکھ ٹمٹما سے زیب دہ قالب کی ہوئی۔ شہر
قفس تن میں چھپن گئی جو روح جلوہ فرما تمہیں کو دیکھا تھا۔
پہلے نظر آدم کی عرش مجید پر پڑی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم دیکھا
پوچھا یا رب یہ کون ہے کہ نام اس کا تیرے نام کے پاس اکھاہی۔ فرمایا یہ غیر
ہے خاص میرے پیغمبروں اور سردار تیری اولاد میں ہے۔ رباعی
راخت یہ محبت کی بھی کیا ہوتی؟ محبوبت محب کی ایک جاہی تصویر
نام اپنی کے پاس بے نشان ذات واہ محبوب کے نام کیا ہے تحریہ
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب کر کے
تواللہ تعالیٰ کا پس کر کر ساتھ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ میں نے دیکھا ہے
نام ان کا جنت کے ہر مکان پر اور فرشتوں کی پیشانی اور چہروں کی آنکھوں
پر اور فرشتے ذکر کرتے ہیں اسم شریف محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر وقت۔
جب حضرت آدم نے ارادہ قربت کا ساتھ خواہ کیا۔ طلب کیا تو آنے
مہراپنا۔ آدم نے جناب الہی میں عرض کیا۔ حکم ہوا کہ دس مرتبہ درود اوپر حبیب
میرے کے پڑھ اور مہرا دکر۔ شہر
کیونچھوٹے وہ رنج و گنج کو سلام ہو کر کیا اے خون شہر کا گنج کو نام جو کرے
جب کہ آدم بہشت سے نکالے گئے دعا کی اپنے غنوجرم کے واسطے کہ بایں مضمون شعر
یا رب گناہ بخش بہیر کے واسطے کہ رحم مجھ پر اس شبہ کو ترک کے واسطے
جناب الہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدم تو نے محمد کو شفیع کیا واسطے ایک

گناہ اپنے کے۔ اگر برائے گناہان اہل آسمان و زمین کے حبیب میرے کو
شفیع لاتا میں غنوکرتا۔ شہر
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی اَحَبِّ اَوْلَادِیْ خَیْرِ اَخْلَاقٍ کُلِّہِم
عاشورہ کے دن وہ نور کہ مادہ صورت محمدیہ کا تھا عبد اللہ کے صلہ
رحم آسمین منتقل ہوا۔ اُس دن جتنے بُت روئے زمین پر تھے اور بت
تخت شاہوں کے سرنگوں ہوئے اور جتنے شیطان تھے گمراہ کرنے سے باز رہے
فرشتوں نے ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈبو دیا اور شیطان جیل ابی قیس
جاچھا اور روپا۔ شہر
باطل نہ کیونکر جاو کہ یہاں حق نمود ہے وہ حق کہ حق حق سلام و درود ہے
اُس سال بسبب کرامت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مستورات روئے
زمین کی میٹوں سے حاملہ ہوئیں۔ جادو مشرکوں اور کافروں کا دور ہوا اور
آواز غیب سے آئی کہ نزدیک وقت ظہور نبی آخر الزمان کا ہوا۔ قحط کا وہ سال
تھا اور قریش پر کمال کا کال تھا۔ رزاق مطلق نے برکت حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی سے قحط دور فرمایا۔ قریش نہایت خوش ہوئے نام رکھا اُس سال
کَا سَدَّةُ الْاَفْجَادِ بھلاچ۔ اور آواز غیب سے ہوئی بی بی آمنہ کو کہ بشارت ہو
گجھ کو کہ آج پیٹ میں تیرے نبی آخر الزماں ہے صاحب کتاب معراج۔ شہر
بُجج حمل میں مہر میں جلوہ گر ہے آج مست شبہ لاؤ اس میں ظاہر تیرے آج
شب جمعہ پنجم جمادی الاخریٰ وقت سحر کے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ خانہ
عبد اللہ سے ستارہ سُرخ اوپر چڑھتا ہے ہر چند بالائز حبا تا ہے بزرگ تر

ہوتا ہی۔ جب قریب آسمان کے پہنچا مقدار تمام دُنیا کی ہوا۔ ماہتاب اور ستارہ تمام نور اُس کے سے پوشیدہ ہوئے۔ بعد المطالب نے اُس خواب کو عبد الرحمن معمر سے پوچھا۔ عبد الرحمن نے کہا بشارت ہو جو تمہیں اوپر اُس کے کہ خانہ عبد اللہ میں پیغمبر متولد ہو کہ دین اُس کا نسخہ ادیان اور نور اُس کا روشن تریاہ تاباں ہے ہوا اور تمام عالم کو گھیر لے قیامت تک باقی رہی شہر کیوں نمودن بدنِ یادہ وہ نور جس کے ناخن کا مادہ نور ہے ظہور دیکھا خواب میں والدہ شریفہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی نے جب کہ ساتھ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے حاملہ ہوئیں کہ ایک نور شکم سے میرے نکلا کہ روشن ہوئے ساتھ اُس کے محلِ بصری کے کہ شہر شام کا ہے۔ شہر شب بیاں جلہ فرما کونسا شعلہ شہر ارہ کہ جس کے نور سے از صبح تا شام آشکارا ہی حق تعالیٰ نے جب ارادہ پیدا کرنے اپنے حبیب کا کیا امر فرمایا اُس رات خازنِ جہاں کو کہ کھول دو دروازے فردوس بریں کے اور سر نور سے تیار کرو واسطے تعظیم سید المرسلین کے۔ بیت بہارِ روضہ رضواں تھا جلوہ روضہ کہ فخر گل جو غرض شکِ سبل حیدر گیسو اور آواز آئی غیب سے اہل جہاں وہ نور مخزون کہ اُس پیغمبرِ آخر الزماں وجود میں آئے گا آج کی رات شکم میں بی بی آمنہ کے قہر پر کھٹ گانہ باقی رہا اُس شب کوئی گھر گروہ روشن ہو گیا تھا۔ اور ہر جانور نے کہا کہ امشب حمل رہا رسول رب العالمین کا۔ قسم یہی رب کعبہ لی کہ وہ امام اہل دُنیا کا ہو گا۔

غزل

خاک پاہوں میں اسی حضرت کا
تحت پیغمبری کی زینت ہے
اُس کے باعث ظہورِ عالم ہے
ماہ ہے چرخِ اصطفا کا وہ
حق ہر صانعِ جہاں ہر مصنوع
درخشش جو ہر اُسی سے ہے
واہ ری صاحبی کہ ہیگا وہ
اُس کا میدانِ نعت ہو کیا طے
رافتا ہو خموش ادب سے بیٹھ
ہاں مگر عرضِ مطلب اُس سے کہ
یا امامِ رسل نبی اللہ
ہے توئی ساقیِ شرابِ طہور
ساتھ اپنے بلا حساب کتاب
دو جہاں میں عزیز رکھ مجھ کو
تیرا فدوی ہوں رکھ نگاہِ کرم

تاج ہے جو سرِ رسالت کا
زیب ہی افسرِ نبوت کا
ہی وہ موجبِ جہاں کی خلقت کا
مہر ہے آسمانِ رفعت کا
پرست ہے ہوا ہے صنعت کا
بکرِ مواج ہے وہ رحمت کا
ہر جگہ خیر خواہ اُمت کا
کہ قدم یہاں قلمِ ہر طاقت کا
یہ نہیں ہے مقامِ جرات کا
کہ وہ دریا ہی اک سخاوت کا
جامِ دمجھ کو اپنی اُلفت کا
مست کر بادہِ محبت کا
کیجو سائرِ ریاضِ حنت کا
دینے والا تو ہی ہر عزت کا
میرے والی توئی ہر آفت کا

اور حضرت جبریل نے بامِ رب الجلیل علم سبز محمدی لا کر فوق بیت اللہ منصوب کیا اور کہا یہ نشانِ پیغمبرِ آخر زماں کا ہے کہ روزِ قیامت میں شفیع سب کا ہو بیت شکرِ خدا ہے اپنے پیغمبر کا وہ مقام جس کی شفا ایسی قیامت میں ہو گی عام جن کے نبی ہیں اسی سردارِ روزِ محشر ہیں بختِ خوشِ انہوں نے کیا عیشِ زمیں

جب حمل بی بی آمنہ کا دو ماہ پہنچا تو اوقات پائی والد ماجد آپ نے کہ بعد اللہ نام رکھتے تھے جب گزرے چھ مہینے دیکھا والدہ شریفہ آپ کی نے خواب میں فرشتے کو کہہ رہے تھے اے آمنہ بشارت ہو تجھے کہ حاملہ ہوئی تو ساتھ خیر العالمین کے جب وہ پیدا ہوں تو نام ان کا محمد رکھو جب نو مہینے حمل شریف کے پورے ہوئے آسیا اور مریم شب تولد میں حوروں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بارہویں تاریخ ربیع الاول کی روز و شنبہ وقت فجر کے سال فیل میں بعد نوشیرواں چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُس مہر پر نبوت ماہ سار رسالت نے مطالع فلک سعادت نور شہود کا دکھایا۔ اور قدم مہینت لزوم سرج حمل سے باہر لا کر نور طور اپنے سے زمین وزماں کو مشرف فرمایا۔ شعر

ہے غلام کہنے اگر پیدا وہ مہ پارہ ہوا ماہ شرمندہ ہو واجب جلوہ گر یار ہوا
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اشعار

وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ وَلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ مَطَهَّرًا وَمُكَلَّمًا وَالتَّوْرَيْنِ وَجَنَائِدِهِ يَتَوَقَّدُ
وُلِدَ الَّذِي لَوْلَاهُ مَا دَكِرَ التَّقَا كَلَامَ وَلَا ذِكْرَ الْحَمْدِ وَالْمَقْبَدِ
هَذَا الَّذِي لَوْلَاهُ مَا دَكِرَ الْقُبَا كَلَامَ وَلَا كَانَ الْمُحْصَبُ يُقْصَدُ
هَذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْهِ غَزَالُهُ وَالْجَنَّةُ حَقًّا قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدُ
هَذَا إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ حَقِيقَةُ هَذَا أَحْتَمَامُ الْأَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ
إِنْ كَانَ يُوسُفُ قَدْ أَفَاقَ جَمَالَهُ فَوَاللَّهِ ذَا الْمُحْبُوبِ مِنْهُ أَرِيدُ

بِاللَّهِ ذَا الْمَوْلُودِ مِنْهُ أَرَشَدُ لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ أُعْطِيَ رُسُودًا
فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلٌ وَأَعْبَدُ إِذْ كَانَ قَدْ أُعْطِيَ الْمَسِيحُ عِبَادَةً
وَنَفَائِسُ فَظَائِرُهُ لَا يُوجَدُ هَذَا الَّذِي خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَكِبُ
هَذَا مَدِيحُ الْكُوَيْنِ هَذَا أَحْمَدُ جِبْرِيلُ نَادَى فِي مُنْصَبِهِ حُسَيْنُ
هَذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِيلُ الْمُفْرَدُ يَا عَارِثَيْنِ تَوَلَّوْنِي حَبِيبُ
وَلَقَوْلُ يَامُشْتَاقُ هَذَا أَحْمَدُ وَيَقُولُ يَا عِشْقًا هَذَا الْمُصْطَفَى
فِيمَا مَضَى هَذَا حَدِيثُ مُسْنَدُ لَمْ يَأْتِ فِي أَوْلَادِ آدَمَ مِثْلُهُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ قَالَتْ مَلَكَةُ السَّمَاءِ يَا نَبِيَّ
أَلْفَ الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ وَأَرِيدُ صَلُّوا عَلَيْهِ لِكُفْرَةٍ وَعَشِيَّةٍ

مرحبا کہ ایسا آفتاب خوش نما مطلع غیب سے طلوع ہوا اور جبکہ ایسا سامنا جہان تاب افق غیب سے شیع ہوا ظلمت کفر کی ساتھ نور اسلام کی تبدل ہوئی اور کدورت دل کی ساتھ شعلہ عرفان کے مشتعل ہوئی۔ بیت

جہاں تاریک ظلمت کدورتھا سخت کلا تھا کوئی پردہ کیا نکلا کہ سب گہ اجالا تھا
شقاوت ایام کی اور نحوست زمانہ کی ساتھ سعادت اور برکت تبدل فی رباعی
آپ نے جب یا قدم رنج کیا اپنے چہرے سے طلوع ایک مہ کیا
دفع کی ظلمت کدورت یہ کہ واہ سب کا سب فتر ہی پچھلاتے کیا
محب فلک الافلاک سے نقطہ خاک تک نام تاریکی کا باقی نہ رہا بیت
کیونکہ گہوں ماہ و ماہ میں یہ نور ہے اور ہی کچھ پہ شان ہے اور ہی کچھ طور ہے
جتنے جن اور شیاطین تھے آسمان کے جانے سے باز رہے اور ستارہ زمین سے

ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا زمین پر گرے۔ بالکل زمین حرم کی روشن ہوئی اور آگ اہل فارس کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی کسریٰ اور اہل فارس مشک و عنبر اس میں ڈال کر پوجتے تھے بچھ گئی جس دم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑا راہ صاف سے اس چار بازار اشباح میں گزر فرمایا پہلے سجدہ کیا اور انگشت شہادت اٹھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ ربی سر مول اللہ۔

عبداللطیف نے اس مژدہ جان نثار کو سن کر بہت شادی کی۔ ابولب ٹو بیہ نام اپنی لونڈی کو کہ اس نے خبر تولد شریف کی پہنچائی تھی آزاد کیا اسی خوشی کا یہ اثر ہے کہ ابولب کو ہر دو شنبہ کو تخفیف عذاب میں ہوتی ہے اور شب ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تین روز تک کعبہ معظمہ خوشی ولادت بابرکت حضرت کی سے ہتھارنا اور حرکت کی محل کسریٰ نے ہیبت جلال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ملک فارس میں باوجودیکہ رنگ اور سرسبب بنا تھا تاحدے کہ گر پڑا آواز اس کی ستر فرسخ سے سنی گئی بیت

ہوئے مکہ میں پیدا اور کیا شوق ملک کسریٰ سمجھ رافت ملک بیت حق اس کو کہیں بی بی آمنہ نے جو دیکھا جگر پارہ اپنے کو قبائے نور دربر اور افسر دستکند شاہدا و مہریشا بر سر زبان ساتھ جو حق تعالیٰ کے کھلی اسی دم اوپر مبارک کے ابر سایہ گستر ہوا اور حضرت کو اٹھا کر لے گیا۔ اور آواز سنی گئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد عالم پھراؤ تا سب گ پہچان لیں اور اوصاف تمام پیغمبروں کے مع فضائل مخصوص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئے۔ بیت

گر وہ سود کھائی دیکھو خود تجلی نظر پڑی
بہو یوسف نچوہر صالح لبیب میا نظر پڑی

بیت یسوی زہوش رفت بیک بر تو حلقا تو عین ذات مگر می در تہی بیت
خوبی و وصف شمال حرکت سکنت انچہ خوباں ہمسہ دارند تو تہاداری

بیت

اے چہرہ زیبا تو رشک بتان آری ہر چند وصف کم در صباں بالاتری
آفاق اگر دیدہ ام مہربان ز دیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو خیرے دیگری

بیت

محمد عربی کا بروہر دوسراست کہہ کہ خاک در ش نیست خاک بر راو

اشعار

حَدَّثَ فَيُعَرِّبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفِيهِ
وَالْفَرَفَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ
لِكُلِّ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ
وَلَمْ يَدُلُّ نَوْءٌ فِي عِلْمِهِ وَلَا كَرَمٍ
عَرَفَ قَامِنَ الْخَلْقِ أَوْ شَفَاءَ مِنَ الدَّاءِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ مَكَلَّةِ الْحِكْمِ
فَجَوَّهَرِ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ
وَأَحْكَمُ بِمَا شِئْتَ مَدَّ حَافِيَهُ وَاجْتَمَعَ
وَأَنْسَبُ إِلَى قَدَرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمِ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِ

فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْكَبِينَ وَالْثَقَلَيْنِ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
كَأَنَّ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ
وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ
وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ
مَنْزَعٌ عَنْ شَرِّكَ فِي فُحَّاسِيهِ
دَعَا مَا أَدَّ عَنْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ
فَأَنْسَبُ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
فَمُبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ إِنَّهُ بَشَرٌ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر بیت
بصورت تو نگاری نیا فریدہ ترا کشید دست از قلم کشید خدا

بیت

تو بدیں جمال خوبی چو بطور جلوہ آری ارنی بگوید آنکس کہ گفت لن ترانی
اور بعض روایات میں آیا ہے کہ بعد تولد کے آپ نے عطشہ فرمایا پھر الحمد للہ
فرشتوں نے جواب یرحمک اللہ دیا۔ اور پیدا ہوئے مصفاختہ کردہ نابریہ
یادیت صلی وسلم دائماً ابداً علی حیدیک خیر الخلق کلہم
چند روز آپ کو دودھ پلایا والدہ شریفہ نے پھر ثومیہ نے بعد اُس کے
علیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں واسطے رضاعت کے لے گئی آپ کے
قدوم بکرت لزوم سے سب اُس گروہ میں برکات بے اندازہ حاصل ہوئیں

رباعی

تو جہاں جاو و ماں کیونکر خورستی آوی ماہ کے سبب نے کیا دخل کہ ظلمت آوے
ابر رحمت کا اگر قطرہ نشان ہو تو زیں کیوں سر سبز ہو نخل کو فرحت آوے
جو اُس گروہ میں بیمار ہوتا علیمہ دست مبارک لگا دیتی شفا پاتا۔ بیت
مسح کی جو زبان میں وہ تہا کرتھیں بڑائی اُس تہیں جان لاکھ باتیں
رعایت عدالت کی لڑکپن سے ایسی تھی کہ کبھی پستان چپے کہ حصہ برادر رضاعی
کا تھا دودھ نہ پیا اور کبھی جام میں بول و غائلہ کیا بلکہ دن رات میں بوقت
معین بول کرتے تھے اور ہمیشہ شرمگاہ چھپائے رکھتے تھے اگر احیاناً ظاہر ہوتی
غیب سے چھپ جاتی اور ستر آپ کا کسی نے نہیں دیکھا اور نہ آپ کسی کا بیان

کہ وقت ولادت کے ایک ہاتھ اوپر نرگس شہلا کے رکھا۔ دوسرا ستر پر۔ ملائک
آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ ماہتاب آپ باقیں کرتا تھا۔ بڑھتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز برابر ایک مہینے کے جب ماہ کے ہوئے بیٹھے لگے
اور تین مہینے میں کھڑے ہونے لگے۔ جب چار مہینے کے ہوئے چلنے لگے
جب طاقت تکلم کی ہوئی۔ فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ اور نو مہینے کے کلام بفساحت تمام فرماتے تھے
اور علیمہ پاس تھے کہ شق صدر واقع ہوا۔ جبریل میکائیل۔ اسرافیل طشت
زریں بھرا ہوا برکت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو اٹھا کر
پہاڑ پر لٹایا اور سینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اُس میں سے دور کر برن
سے دھو کر مکان اصلی میں کھدایا اور کما نصیب شیطان کا تم سے دور کیا پھر
ہاتھ زخم پر پھیرا اچھا کر کے چلے گئے۔ ضمیرہ نے یہ حال دیکھ کر مان سے کما علیمہ
اپنے شوہر کو لے کر دوڑی دیکھا کہ حضرت خوش و خرم بیٹھے ہیں۔ آتا رور
اور زخم کے ظاہر نہیں۔ حیران ہو کر راجہ اپو چھا۔ آپ نے تبسم کر کے احوال بیان
کیا اور ارشاد فرمایا کہ آتا سردی کے تمام وجود میں موجود ہیں۔ علیمہ نے
یہ حال دیکھ کر مناسب یہ سمجھا کہ آپ کو لے جا کر آپ کے دادا کو سپرد کیجیے پس
بارادہ مذکورہ بطرف مکہ روانہ ہوئی جب قریب مکہ کے پہنچی تبدیل لباس میں
مشغول ہوئی بعد فراغ ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری میں نہ پایا
غملین ہو کر آپ بھریں اور تلاش کرنے لگیں۔ جب کہیں نشان پایا ناچار ہو کر
رونا شروع کیا۔ رباعی

او جھل آنکھوں کو نہ پارا میرا پیا رہا ہوا دل ہوا ٹکڑی جگر اتم سی صد پارا ہوا
شعلہ رخ کون دکھلا کر گیا یا رب میں سوزش سحران جو دل جل کے انگار ہوا
جس دم یہ خبر عبدالمطلب کو پہنچی چند سوار ہمراہ لے کر تلاش کرنے کو آئی۔ اس
اثناء میں فرشتے آپ کو لا کر ایک درخت کے نیچے بٹھلا کر اتفاقاً عبدالمطلب
وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ ایک طفل مہربانہ سرت نظارہ بیٹھا ہی غزل

ٹکڑے ہی میں کچھ تیری نہیں صنعت صانع	ٹکڑے سر پاستے ترے قدرت صانع
حیران ہوں تجھے دیکھ کہیں مانی و ہزاد	کیا زور نمودار ہے یہ قوت صانع
نقشے تو بہت کئے یوں اُس نے ہیں ایجاد	پر تجھ سے نکلتی ہی عجب صنعت صانع
اللہ سے سراپا کہ ترا نقشہ عالی	ہر عضو سے ٹکڑے ترے عظمت صانع
رافت فز و قامت میں بشر کے یقین جان	وہ واسطیٰ مصنوع کی ہر رحمت صانع

حیران ہو کر عبدالمطلب نے پوچھا کون ہو تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں افصح عرب عجم ہوں میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں
جب یہ بشارت عبدالمطلب نے سنی سواری سے اترے اور حنین میں کے بوسے
لئے اور گود میں آپ کو لے کے گھوڑے پر سوار ہو کے چند ساعت میں مکہ
مظہر میں آ گھر میں رونق افروز ہوئے۔ پھر نبی بنی حلیہ آئیں نہیں تحفہ و تحائف
سے بہرہ ور کیا۔ اور نبی بنی آمنہ تربیت میں آپ کی مشغول ہوئیں۔ جب عمر
مبارک سات برس کو پہنچی نبی بنی آمنہ کا انتقال ہوا۔ پھر عبدالمطلب نے
تربیت آپ کی شرف حاصل کیا اور اُمّ ایمن کہ کنیز موروثی حضرت کی تھیں
وہ بھی تربیت میں حضرت کی شامل ہوئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اُس کو آزاد کر کے زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کر دیا اور اُسامہ اُس سے
پیدا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب والدہ آپ کی فوت ہوئیں ملائک نے جناب باری میں عرض کیا
کہ نبی تمہارے یتیم رہی۔ ہم کو حکم ہو پرورش کا۔ ارشاد ہوا میں خود مشکفل ان ہوں
جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی۔ عبدالمطلب نے انتقال کیا۔ ابوطالب نے بموجب
وصیت باپ کے پرورش کی۔ اور برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ
ہمراہ آپ کے اندک طعام سے سیر ہو جاتے تھے۔ اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شریک سفر خانہ نہ تے تو بہت طعام سے بھی سیر نہوتے۔ شعر

لکھوں کیا رہتے سرور کہ خانہ نعمت پر وہی ہیں لائے اور جو ہی سوطیلی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک بارہ سال کا تھا کہ ابوطالب نے عزم
شام کا کیا۔ حضرت کو ہمراہ لیا۔ اثناء راہ میں ایک دیراہ یہودی کا تھا وہاں
کے راہب نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تیرا۔ ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے
راہب نے کہا جھوٹ ہے یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابوطالب نے اقرار کیا۔ راہب نے
وصیت کی کہ یہود سے ان کو نگاہ رکھنا۔ وہاں سے آگے چلے اور ایک
دیراہ ملا۔ وہاں کے راہب نے بسبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تمام قافلہ کی دعوت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ بیت
صورت ہویدا تھے آثار نبوت کے اور شکل سے پیدا تھے اطوار قوت کے
بحیرانے پشت مبارک کھول کر چوی موجب ضیافت کا یہ تھا بعد اس کے ابوطالب
سے کہا ان کو شام کی طرف نہ لے جاؤ۔ یہود ان دشمن ہیں۔ یہ بتوں کے شکنجے

ہیں۔ محبوب رب العالمین ہیں۔ سید المرسلین میں۔ لوگوں نے کہا کس طرح معلوم کیا۔ کہا جس وقت تم اترے سارے درخت اور پتھر ان کو سجدہ کرتے تھے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔ بیت

غضب، خوشبو کو اُس کی کوئی جو سو نگھے دل سے وہ پھر بھلا

گل نبوت وہ جس کا رافت ہر ایک پتا پتا بتا دے

اور ابرسر مبارک پر سایہ کرتا تھا اور آپ تنہا رہ گئے تھے دیکھائیں نے کہ درخت نے ڈالیاں جھکا ان پر سایہ ڈالا۔ علاوہ اس کے مہر نبوت دلیل قطعی ہے اور رسالت کے۔ ابیات

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں
پراتنا جانتے ہیں نبی کی وہ ذات ہے، یعنی جھکیں نبات اگر وہ گزر کریں
نہں بوطالب ارادہ شام کا موقوف کر کے اسباب تجارت کا وہیں بیچ کر مکہ
مغظمہ کو روانہ ہوئے۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی جو آسمان سے اُتری تھی تن
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعب اجار سے فضائل کے پوچھو
کعب نے کہا کتب الہیہ میں ہیں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک سنگ پایا تھا
اُس میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي وَمُحَمَّدٌ رَّسُولِي لَمَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَهُ
تخیر ہوا۔ شعر

دل کے نگیں پر گزرتا ہوا نام ترا تو پتھر پتھر بجلیاں ہر ترا پتھر سے وہ بدتر ہے
طوبی اور سدرۃ المنتہی کے پتوں پر نام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہے اور
صدر لوح محفوظ پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دُيْنُهُ الْإِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
فَمَنْ آمَنَ بِهِ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ لکھا ہے۔ شعر

پتا پتا بوتا بوتا تیری گواہی دیتا ہے نخل و جود عالم و آدم تیر سبب برپا ہے
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے لے محمد تو تخم طور کا بیج مریضہ امکان کے نہ ہوتا
ادنیٰ مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا یہ تھا کہ کوئی جانور پرند اور
سر مبارک کے نہیں اڑ سکتا تھا اور سایہ آپ کا نہ تھا و جو آپ کا نوری تھا۔ شعر
بسان سایہ پری سے فتنہ بیا منظر بلند دامن رعنائی جامہ تنگ ترا
اور گس بدن اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔ قطعہ

حق تعالیٰ کو جب بار گس جسم پاک اُن کے پر منظور نہیں
غم اُمت بقیامت اُن سے گر کرے دور تو کچھ دور نہیں
يَا رَبِّ كَسَلٍ وَسَلَةٍ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

جب عمر شریف پچیس برس کو پہنچی مال حضرت خدیجہ کا بمضاربت لکڑ شام کو
تشریف فرما ہوئے۔ جب بھڑی میں داخل ہوئے اسباب تجارت بچا اُس میں
نفع بہت حاصل ہوا۔ فسطور راہبے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی آخر زمان ہیں شعر

جس کی نگہ بخ پر ترے پڑ گئی برق تجلی یہ نظر گر گئی
کنے لگا وہ بلا شک ریب انت نبی کا شرف اسرا رغیب
میسرہ اعلام حضرت خدیجہ کا اس سفر میں ہمراہ حضرت کے تھا۔ راہ میں خوارق کے

اُس نے دیکھے اگر حضرت خدیجہ کو خبر کی۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح کا حضرت کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو بلایا اور نکاح کیا۔ سب اولاد امجاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئی۔ قاسم۔ طاہر۔ زینب۔ فاطمہ۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ مگر ابراہیم ہارثہ۔ قطیبہ سے۔ جب عمر شریف تیس برس کو پہنچی قریش نے کعبہ معظمہ میں نوے بنایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوئے اور حجر اسود کو اُس کے مقام میں رکھا۔ شعر

يَا رَيْبَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ہر گاہ آفتاب جہان تاب نبوت کا قریب طلوع کے ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں سچی دیکھنے لگے۔ جو رات کو دیکھتے صبح کو معائنہ کرتے۔ جلوت سے روگردانی کر کے ساتھ خلوت مشغول ہوئے۔ ہر درخت اور پتھر ساتھ صدائے السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ کے آواز کرنے لگا۔ جب چالیس برس کی عمر شریف ہوئی خواب میں وحی ہوئی پھر رمضان المبارک میں جبریل ساتھ سورۃ اِقْرَأْ تَامًا مَا لَمْ یُعَلِّمْکَ جَنَابُ اللّٰہِ سُجَّانَہ سے وحی لائے۔ پھر تین برس تک وحی نہ آئی۔ اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج تھا۔ یہاں تک کہ دل میں آتا تھا کہ اپنے تئیں ہلاک کریں ساتھ اس خطرہ کے جبریل ظاہر ہو کر کہہ دیتے کہ تم رسول اللہ کے حق ہو۔ بعد تین برس کے سورۃ مدثر نازل ہوئی پھر پے درپے وحی ہونے لگی۔ عورتوں میں پہلے بی بی خدیجہ ایمان لائیں مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ انہوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ

غلاموں میں بلال۔ جب اُتالیس آدمی ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الہی عزت بخش اسلام کی ساتھ ایمان لانے عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہوئی حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلام نے قوت پائی اُس دن سے آشکارا کعبہ میں نماز ہونے لگی اور علانیہ دعوت اسلام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ اس سبب کفار سے طرح طرح کی ایذا پانے لگے۔ چنانچہ ایک دن مسجد میں عقبہ نے گلوئے نازنین سید المرسلین کا خفا کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آکر چھڑایا۔ باوجودیکہ معجزات ظاہر دیکھتے تھے لیکن وہ ضلالت کی نچوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! روز اُحد سے کوئی دن سخت نہوا ہو گا کہ اس میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو فرمایا اے صدیقہ ایک روز کفار کی ایک جماعت تھی کہ ہر چند میں نے اُن کو دعوتِ طرین اسلام کے کی اُنہوں نے نہ مانا اور مجھے جھوٹا جان کر یہاں تک ظلم کیا کہ پاشے میرے خون سے آلودہ ہوئے۔ بیت

پائے نازک وہ کہ جس پر گل بھی بارے
ٹائے صد فوس خار ظلم سے افکار ہے
پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب الہی میں حال رنج اپنے کا عرض کیا حق تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نے کہ موکل پہاڑوں کا ہو اگر عرض کیا کہ اگر حکم ہو کہ وہ اور زمین توڑ ڈالوں تا نشان کافر کا باقی نہ رہے۔ میں جواب دیا کہ میں واسطی رحمت خلق کے آیا ہوں واسطی ہلاک کرنے کے۔ رباعی
واہ تمکین استقامت واہ واہ
سچ ہے ہو عالم کی رحمت اور پناہ

کھینچی رحمت جن رحمت ان پر کی دی پناہ ان کو جو کرتے تھے تباہ

بیت

رحمت و صیبت پر وہ دریا گرم صبر مانتے تھے مقدور بشر سے باہر
یا ارب صلّٰیٰ وسلّمہ دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّهم
جب عمر شریف پچاس برس کو پہنچی قوم جن مشرف باسلام ہو اور ابو طا
نے انتقال کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا داخل بہشت ہوئیں و نکاح حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ شش سالہ تھیں حضرت صلّی اللہ علیہ
وسلم سے منعقد ہوا۔ اور حضرت سودہ بھی داخل ازواج مطہرات میں ہوئیں
ساتھ مہر چار سو درہم کے۔ جب باون برس کا سن مبارک ہوا ستائیسویں جب
کو معراج ہوئی۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ جبریل
بفرمان رب الجلیل کے جنت سے ایک براق کہ عاشق زار سید ابرار صلّی اللہ
علیہ وسلم کا تھا لے کر آستانہ علیا پر حاضر ہوئے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم
آواز سن کر بیدار ہوئے۔ جبریل نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام
کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہے تا بزرگی دیوے آپ کو ایسی کسی پیغمبر کو
نہیں دی۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آب زمزم سے براق پر سوار ہوئے
اور ایک روایت میں ہے کہ وقت سواری کے متاثر ہوئے حکم الہی سجانہ جبریل
کو پہنچا کہ سب تائل کا حبیب میرے پوچھ۔ جبریل نے عرض کیا۔ حضرت نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے براق بھیجا اور فرشتوں کو منتظر کیا مجھ عزت
دی۔ پر اندیشہ یہ کہ روز قیامت امت میری قبروں سے بے سامان نکلے گی

یک صراط پر جس طرح ان کا گزیر ہو گا۔ فرمان ہوا غم اس کا دل پر لاؤ جس طرح
تم کو براق بھیج کر بلایا ہے ایسے ہی ہر ایک کے واسطے براق بھیج کر سوار کر کے جنت
میں داخل کرینگے آپ نے شکر قصد ساری کیا براق فی تیری شریعت کی اور تم کھائی کہ سوا
نہو کا جھگڑ محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم صاب قرآن حضرت نے فرمایا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وسلم میں ہوں۔ جبریل نے کہا اسے براق قسم ہے حق سبحانہ کی کہ کوئی پیغمبر
نزدیک حضرت حق سبحانہ کے بزرگ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے سوار نہیں ہوا
اور تیرے یہ خلاصہ اٹھارہ ہزار عالم کے ہیں۔ صعب طفا وضحیٰ الی عبدی
ما اوحیٰ عالی مقام ذی افتدائی والی حرم فکان قاب قوسین اذ
اذنیٰ ہیں۔ براق یہ کلام سنتے ہی کاپنے لگا اور جبریل سے کہا میرے ساتھ
درشتی نہ کر کہ میں حاجت مند ہوں۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا
حاجت تیری ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قیامت ہزاروں
براق آپ کی سواری کی تمنائیں کھڑے ہوں گے مباد آپ میری طرف التفات
نفرمادیں اور ان پر سوار ہو کر مجھے داغ رشک کھلاویں حضرت صلّی اللہ علیہ
والہ وسلم نے وعدہ کیا کہ میں تجھی پر سوار ہوں گا۔ بعد اس کے پائے
مبارک رکاب میں ڈالا۔ مثنوی

چلا جس دم براق برق برقار مشرف ہو کے حضرت بیک بار
تو سرعت اس کی کیا کہنے کہ کیا تھی نظر تھی برق تھی یا ایک ہوا تھی
بیک لخط بیک لمحہ بیک دم وہ پہنچا مسجد اقصیٰ میں خسترم
آپنے وہاں دیکھا فرشتوں کی جماعت کو کہ واسطے استقبال آپ کے آسمان سے

سے اترے تھے اور انبیاء صفت بصف بانظار امام الانبیاء کھڑے تھے۔ حضرت
جبریل نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھوائی بعد فراغ ہونے
کے نماز سے ہر ایک نبی نے تعریفیں حضرت حق سبحانہ کی بیان کیں۔ ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ جل جلالہ کے کہ بھیجا مجھ کو
رحمت واسطے سارے جہان کے اور دعوت میری عام کی اور مجھ پر قرآن مجید
نازل کیا کہ سب چیزوں کا اُس میں بیان ہو اور میری اُمت بہتر سب امتوں سے
کی بہشت میں سب سے پہلے جاوے گی اور چھپے سب سے جو دین ہیں اور شیخ
صدر سے مُشرق کیا مجھ کو اور اٹھا لیا بوجہ میرا و بلند کیا ذکر میرا اور کیا مجھ کو سب سے پہلی
ختم کی ساتھ میرے نبوت۔ کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ساتھ اُن اوصاف کے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب انبیاء
کے پھر آپ نے وہاں سے عروج فرمایا پہلے آسمان پر پہنچے جبریل نے دروازہ
کھلوا یا اسمعیل فرشتہ دربان اُس کا پوچھنے لگا کہ کون ہے جبریل نے کہا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ پوچھا آپ کو بلایا ہے
جبریل نے اقرار کیا اُس نے دروازہ کھول دیا حضرت آدم سے ملاقات
کی۔ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے حضرت عیسیٰ اور حضرت
یحییٰ سے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے چوتھے آسمان پر حضرت
ادریس سے۔ پانچویں پر حضرت اسمعیل اور اسحاق اور ہارون سے۔ چھٹے پر
حضرت موسیٰ سے ملاقات کر کے جب اوپر متوجہ ہوئے تو حضرت موسیٰ نے اُن کو
لگے۔ حق سبحانہ نے پوچھا کہ سب گریہ کیا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے

بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برسات سرفراز کیا اور ان کی اُمت بہت میری
اُمت جنت میں جاوے گی اور آپ اوپر چلے اور مجھے گمان تھا کہ میرے
اوپر کوئی سزاوے گا۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم تھے اُن کو دیکھا کہ تکیہ
کے بیت المعمور سے بیٹھے ہیں۔ وہ مقابل کعبہ کے ہی باقوت مُرخ کا۔ ستر ہزار
فرشتے ہر روز اُس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر کبھی نوبت اُن کی تاقیامت نہیں
آنے کی۔ جبریل نے عرض کیا کہ یہ پاپ آپ کے ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے
تجیہ سلام کا ادا کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا يَا اِبْرَاهِيْمَ الصَّالِح
وَالنَّبِيَّ الصَّالِح۔ اور حضرت آدم نے بھی اسی طرح فرمایا۔ اور انبیاء نے
مَرْحَبًا يَا اِبْرَاهِيْمَ الصَّالِح وَالنَّبِيَّ الصَّالِح کہا۔ پھر حضرت ابراہیم نے فرمایا
کہ اپنی اُمت کو وصیت کرو کہ زمین بہشت کی قابل زراعت ہے دُخت بہشت
اس میں لگاویں۔ حضرت نے پوچھا کس طرح لگاویں۔ کہا ساتھ کئے لا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے اور ساتھ پڑھئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے۔ بعد اُس کے بہت حجاب طے کر کے سدرة المنتہی
کو پہنچایا۔ وہ درخت بیر کا ہے کہ سیر کرے سوازیج سایہ اُس کے کے ستر برس
اور پتہ اُس کا سایہ کرنے والا ہی خلق کا۔ اور بعض روایات میں آیا ہے
کہ پتا اُس کا جیسے ہاتھی کا کان اور بیر اُس کا مانند مٹکے شجر کی۔ احاطہ کیا ہے
اُس کو نور اور فرشتوں نے مثل بلخ زریں کے۔ وہیں تک سانی ہی ہر چیز کی
کہ جاتی ہے زمین سے اور وہاں حکم الہی سبحانہ پہنچتا ہے اوپر سے پس مشہور ہوتا
ہے جہان میں اور اُس سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ پانی اور دودھ اور شراب

اور شہد کی اوپر اُس کے کوئی نہیں جاسکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جبریل نے کرسی لاکر بچھائی آپ اُس پر جلوس فرما کے متوجہ فوق کے ہوئے جبریل نے کہا کہ اب اوپر جانے کی یہاں سے قدرت نہیں لکھتا ہوں۔

اگر ایک سر ہوے ہر تہ پریم فروغ تجلی بسوزِ دہریم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حاجت اپنی بیان کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیے کہ پل صراط پر تیرا اپنے فرش کروں تا اُنت آپ کی بہلولت گزرے۔ حضرت نبی اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کر اوپر تشریف فرما ہوئے اور مقامِ مستوی میں پہنچے۔ وہاں ملائک جو ادا مرواوا ہی لکھتے تھے اُن کے قلموں کی آواز آتی تھی۔ وہاں سے ترقی کر کے عالمِ نور کو پہنچے۔ براق رہ گیا رُفرف سوارِ میاں تھا۔ معارجِ نبوت میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرش پر پہنچا بہت حجابِ راہ میں آئے۔ رُفرف نے مجھ کو سب حجابوں سے گزرا نا کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ باقی رہا۔ رُفرف کو دیکھا کہ غائب ہو گیا۔ ایک صورت اس کی نمودار ہوئی اُس نے مجھے سوار کر کے اس جگہ سے گزرا۔ پھر وہ بھی غائب ہو گئی میں سرا سیمہ کھڑا رہ گیا۔ اُس وقت ابو بکرؓ کی سی آواز آئی کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ۔ کھڑے رہو اسے محمد یعنی تسکینِ دل حاصل کرو کہ پروردگار تمہارا رحمتِ خاص نازل کرتا ہے۔ اس آواز کے سننے سے آرامِ تمام حاصل ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے خطاب آیا نزدیک ہو مجھ سے تا مرتبہ دُنُو کو پہنچے۔ پھر مرتبہ تَدْنُو کو پھر

ترقی کر کے خلوت خانہ قَابِ قَوْسَيْنِ اَدْنٰی کو پہنچے اور محرمِ اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ہوئے۔ ابیات

محمدؐ سید کونین صاحبِ تاج لولا کہ جس کے قد پر کیا چستِ مباحثتِ اسرار
مقامِ عالی اُس کا اوی کیونکر فہم جس کے بیانِ مکتوبوں میں قافیہ میں ایک ادنیٰ کا
نہ دستِ ہم پہنچے پایہ اور اک کو اُس کے ظہورِ دو جہاں سارِ جہش کے سراپا کا

زمین زادہ بر آسمانِ تاختہ زمین و زماں را پس انداختہ

خانگی و براہِ عرشِ منزل اُمّی و کتابِ حسانہ در دل
دکنی نزدیک ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ربِّ العزت کے کیف اور معنی فتدائی کے دور ہونا حجابِ ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس حجاب سے گزر گئے نزدیکِ ربِّ العزت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدارِ دو کمان کے ہوئی یا اُس سے بھی نزدیک تر ہوئی۔

دیکھا وہ جو عقل میں نہ آوے	نہ وہم نہ درک میں سماوے
اللہ سے سنا کلامِ تدریسی	پہنچا یا یہاں پیامِ تدریسی
بے پردہ و بے حجاب دیکھا	اللہ کو بے نقاب دیکھا
نظر رہ گیا اسی نظر سے	دیکھا دیدارِ چشمِ سر سے
جو راز و نیازِ ذواں ہوئے تھے	جو ناز و نیازِ ذواں ہوئے تھے
ہے اُس کا بیانِ بیاں سے باہر	ہے اُس کا نشانِ نشان سے باہر

حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام جو منظور تھی فرما کر دست مبارک آپ کے سینہ بے کینہ پر رکھ کر علومِ اوائل و آخر کھول دئے۔ بعضے علوم اسرار تھے اُن کے اخفا کا حکم ہوا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حیرنیل نے جو تم سے درخواست کی تھی ہم نے قبول کی اور پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا اٹھا بعد مراجعت حضرت موسیٰ نے کہا کہ میری اُمت پر دو وقت کی نماز دو رکعت صبح و شام فرض ہوئی تھی تیسرہ قصور کرتے تھے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر عرض کر کے پانچ وقت کی نماز کا حکم لیا اور ارشاد فرمایا کہ جو مانگتے ہو مانگو۔ عرض کیا کہ حضرت ابراہیم کو تم نے خلیل کیا اور ملک عظیم دیا۔ اور موسیٰ کو ہم کلام کیا۔ اور داؤد کے واسطے مسخر کر دیا یو با اور ہزار اور سلیمان کے تاج کے جن و انس اور شیاطین اور دیا ملک کہ لائق نہیں کسی کو بعد اُن کے۔ اور عیسیٰ کو تعلیم کر دیا تورات اور انجیل اور اچھا کرنا اندھے اور مبروص کا اور پناہ دی ان کو اور ماں اُن کی کو شیطان سے۔ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے تمہیں حبیب کیا اور لکھ دیا توریت میں محمد حبیب الرحمن اور بھیجا تم کو سب کی طرف۔ اور اُمت تمہاری سب اُمتوں سے بہتر کی اور تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا اور مباد کیا تم کو اور بعثت سب بعد کی۔ اور دیا تم کو سبع مثانی کہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ اور ایسے ہی خواہم سورہ بقرہ کی خزانہ عرش سے اور بخش دیا غیر مشرک اُمت تمہاری سے اور جو قصد کرے گائیکی کا اور وجود میں نہ لایا ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور بعد کرنے کے دس نیکیاں۔ اور جو بُرائی کا قصد کرے اور نہ کرے۔ کچھ نہیں لکھتا ہوں۔ اگر کرے تو ایک بُرائی بعد

اُس کے حکم ہوا کہ بہشت کی سیر کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال امر کیا۔ پوچھا کہ اپنی اُمت کے مقام دیکھ کر راضی ہوئے۔ عرض کیا کہ بندہ کو طاقت ناخوشی کی اپنے مولا سے نہیں ہی۔ حق سبحانہ نے فرمایا یہ نعمتیں تمہارے دوستوں کے واسطے ہیں آپ کے دشمنوں پر حرام ہیں۔ بعد اس کے طبقاتِ دفع کے ملاحظہ فرمائے۔ پہلا طبقہ بہ نسبت اور طبقوں کے خفیف تھا اُس میں ایسا جوش و خروش تھا کہ پناہ بخدا اگر اُس کی آواز دنیا میں آئے کوئی جیتا نہ بچے۔ مالک سے آپ نے پوچھا کہ یکس کی اُمت کا ہے۔ مالک خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا صاف بیان کر تاکہ تدارک اس کا کروں۔ مالک نے عرض کیا کہ آپ کی اُمت کا ہے۔ آپ اُمت کو نصیحت فرماویں کہ گناہ نہ کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب الہی میں عرض کیا کہ الہی جیکہ اُس کے دیکھے نے مجھے ملال ہوا۔ ضعیفوں کو کب طاقت اُس کے عذاب کی ہوگی۔ ارشاد ہوا اے حبیب میرے بنظر حزن اور ملال تمہارے کے دعا تمہاری قبول کی۔ قیامت کو شفاعت تمہاری سے اتنے گناہگار بخشوں گا کہ کہو گے بس حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کے عرض کیا کہ اگر ایک بھی میری اُمت سے دفع میں رہے گا بہشت نجاؤں گا۔ شہر کیا جو ساتھ اُمت کا عنایت کرتی ہیں پیہر ہوئی یہ ہوں شفاعت ہو تو ایسی ہو جب آپ مخلص ہو جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہاں کے انعامات ہمارے اپنی اُمت سے بیان کرنا تا عبادت میں چُست رہیں۔ عرض کیا کہ میرے قول کی قصد کون کرے گا۔ حکم ہوا کہ ابوبکر۔ آپ نے صبح کو سارے مشاہداتِ شرب کے بیان

فرمائے۔ اول جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس واسطے کہ صدیق
خطاب پایا۔ پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سنہ اواریعت سرمدی ہوئے
کفار نے انکار کیا بد بخت ابدی ہوئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ معراج روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار ہوئی
اور ان آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔ ایک بار شرب معراج میں دوسری
بار خطبہ میں کہ روز کسوف کے مشاہدہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کی میں نے
آسمان سے طرف بستر کی اور خدیجہؓ نے کروٹ نہیں بدلی تھی۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ اعتدال تھی۔ قطعہ

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردہ غیب ہمہ صورت خوب عیاں ساختہ اند
ہر چہ بر صفہ اندیشہ کشد کلک خیال شکل مطبوع تو زیبا تر از ان ساختہ اند
قد مبارک میانہ تھا۔ رباعی

گو بخت تھے میانہ آپ ولے سب سے معلوم ہوتے تھے بالا
دیکھت جو بلند قد کہتا واہ سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا عَالِي
سر مبارک بزرگ و کلاں۔ پال سیاہ نہ سیدھے نہ پیدار۔ گیسو غنبر جو
تازہ گوشت یا سر دوش۔ شعر
نگہت کل وہ دلاکھ جتن سے جتن یعنی تری ہوش مشک ختن ہر خطا

بیت

دار و بے شق مہند و زلف سیاہ و کاکل بسیر چو خامہ مو استخوان ما
معراج میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری سے عرض کیا کہ
جبریلؑ کو چھ تئو پر عنایت ہوئے مجھے اُس کے عوض میں کیا مرحمت کیا۔
فرمایا کہ ایک تار بال تمہارا بہتر ہے نزدیک میرے اُس کے سب پروں سے۔
خالدؓ نے چند موئے مبارک واسطے برکت کے گلاہ میں سی لئے تھے لہذا ہر جنگ
میں فتیاب ہوتے تھے چہرہ مبارک نورانی ایسا تھا کہ بدر مقابلہ میں جس کے
بے رونق تھا۔ ایسیات

صفا و خوبی عارض تیرے دیکھ کر مردم	ہجرت کہی بزمِ یمن رخ کیا ہر اچنبا ہے
نہ کانوں سنا ایسا نہ آنکھوں سے کبھی دیکھا	پری ہر چہ ہر غلمان ہر انسان ہر فرشتہ ہر
یہ کیا ہوا کیا کہیں کن شباہت سے دیں کو	غرض حیرت زدہ عقل کیا ہوا ہوش اڑتا ہر
چمکت کب کسی میں ہر کہ جس کا نور جس میں ہے	نہ نہ مشتری ہر نہ عطارد ہر نہ زہر ہے
گماں میں ہم ہر اک میں آتا ہر جو جو کچھ	مثال سے تو دنیا کیا کہیں کیا سخت بچا ہے
مناسب کہ چپ ہے اگر کہئے تو یہ کہئے	بشر کی شکل میں نور الہی جلوہ آرا ہے

بیت

کہو آخر حسن بالادست اور سوا مرا موکشاں چو خامہ تصویر برد از جام را
ایک روز سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گم ہوئی۔ آپ تشریف لائے مکان
روشن ہو گیا۔ سوئی مل گئی۔ اشعار

كُلُّ بَيْتٍ اَنْتَ سَاحِبُهُ	غَيْرُ مَحْتَاٰجٍ اِلَى السُّبْحِ
وَوَجْهَكَ اَمَلَا مَوْنٌ حُجْمَتَا	يَوْمَ يَأْتِي النَّاسُ بِالْحُجْمِ

عرق جو جبین مبارک سے نکلتا تھا جس زمان سے لگتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا
تھا حضرت النضر رضی اللہ عنہ کے گھر خیمہ مان آئے وہ ان کے واسطے طعام
ایک میلے رومال میں لائے۔ مہمانوں نے تنفر کیا۔ حضرت النضر رضی اللہ عنہ
نے اس رومال کو فی الفور توری میں ڈال دیا۔ بعد ویر کے سفید نکالا لوگ
حیران ہوئے۔ حضرت النضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس رومال سے روئے مبارک
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا ہے اس سبب سے آتش اثر
نہیں کرتی ہے۔ **بیت**

آگ میں جس کے سبب نہیں جلتا ہوا مال اس کی آتش پڑی آتش میں کچھ ذکر مجال
پیشانی نور انسانی کشادہ تھی۔ ابرو کماندار تھے۔ چہان نگین کمال سیاہ
وسفید و سرج نخیں۔ شہر
بوصف سحر دہالہ دارش چوں بحر آیت چو سون دہن ہرگز نہ گنج ز بان ما

بیت

نگاہ مست تو آنرا کہ مستفید کند ہزار پیر خرابات را مرید کند
توت باصرہ اس مرتبہ میں تھی کہ روشنی اور تاریکی اور مقابل اور پس پشت اور
حاضر اور غائب برابر تھا۔ رخسارے استخوان سے بلند تھے۔ **بیت**
روبر و مہ جس کے کہ شرمندہ تھا مہر کھایا وہ رخ رخشندہ تھا
بینی مہر از خود بینی دراز اور بلند تھی۔ **بیت**

کال مخروہ کان غبی لاکہ محبوبی بھرے سُن کسور جن کافش ہو پریوں پرے
اور بیداری اور خواب اور بعید و قریب برابر ملتے تھے۔ شہر

دہن تھا کشادہ نہایت ملیح نمک ایسا لاوے کہاں سے صبح

بیت

کار سازین ازل نبی و ہستی را باہم آمیختہ اور ادھنے ساختہ اند
لعاب ہن ایسا شیریں تھا کہ انس کے گھر میں چادر شور تھا اس میں ایک قطرہ
ڈالا شیریں ہو گیا۔ کلثوم ابن حصین کے حلق میں جنگ اُحد میں تیر لگا آپ نے
آپ ہن لگا دیا اچھا ہو گیا۔ محمد بن حاطب کا ماتھ دیگ گرم میں جل گیا
رمول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگا دیا۔ صبح و سالم ہو گیا۔ وندان
مبارک مانند مروارید کے درختاں تھے۔ وقت کلام کے ان سے نور جھڑتا تھا۔ شہر
دہن تھا ورج یا قوت و انت سبب ہوئی صفائی حسن کی جن نہیں فی بیان ہوتی

بیت

خَوَدَتْ قَبِيلَ السَّيُوفِ لَا تَهْجَا لَمَعَتْ كِبَارَاتٍ تُغْرِكَ الْمُنْبَسِمِ
لب مبارک باریک و نازک تھے۔ **بیت**
کند و توروشن چشم یقیوب زلیخا لب لعل تو اجیا مے کند دین میجرا

بیت

شناخوان لب وندان محبوبیم از عمر سے از لعل گوہر پر پی سازد دہان ما
ریش مبارک گھنی بھر لیتی تھی سینہ بے کینہ کو۔ **بیت**
وہ گردن آبدار ایسی صراحی دار ہوتی تھی در شہوار کی جواہر دریا میں کھوتی تھی
در میان دو تون شانوں کے دوری اور خاتم نبوت مثل حبیبہ کبک یا تکمہ عروس
تھی اس میں ایک جانب الْعِظْمَةُ لِلَّهِ اور دوسری طرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور درمیان میں تَوَجَّهٌ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ
 لکھا تھا۔ سینہ مقدسہ صفا اور قراخ اور عریض تھا شکم عالی ساتھ سینہ کے
 برابر تھا۔

سینہ وا کردہ گلشن چرخاں گزرد مبل زجاں گزرد گل گریبان گزرد
 اور سینہ سے تاناف ایک خط باریک موکا نقاش ازل کی دستکاری سے
 کھینچا۔ دست ہمایوں دراز تا بزنو تھے۔ بیت

عینی سرعزہ نہیں کم دست یازیں لے اتھیں جان پڑی پشت خاں بیت
 وہ ہاتھ بٹھکے ہر انوس سے بہات ہر دل میں بات فی ہر اثر یہ کیسا ہاتھ ہے
 اور وہ ہاتھ کیسے تھے کہ ہزار ہا معجزات جن کے ہاتھ میں چنانچہ نکلتا پانی کا
 انگشتان فیض بنیان سے اور تہیج کہنا سنگریزوں کا کف اشرف میں اور شوق ہونا قمر
 کا اشارہ انگشت اور خاک ڈال مذہاکر کفاروں کا ساتھ قبضہ مبارک
 کے۔ اور دو ہنگو سفد بے شیر اتم معبد کا۔ رباعی

شق قمر جس کی ہو انگشت میں سنگ کو گویا کرے جوشت میں
 نعت ہو اُس شاہ کی پھر کیا بیاں رافت اباس جازباں ہر میزباں
 بیت جلتے ہیں ہر طائر تقریر کے بال گلے جاتے ہیں تحریر کے
 ایک روز دست مبارک قتادۃ بن معلقان کے منہ سے نکلا تھا۔ چہرہ اُس کا
 ایسا نورانی ہو گیا تھا کہ عکس ہر چیز کا اُس میں نظر آتا تھا۔ لطافت بدن اور
 خوشبو عرق تن ایسی تھی کہ جو کوئی مِس کرتا معطر ہو جاتا شعر

منار دادر اکت زبک زنگ ترا تن تو ساخت گلابی قبائے تنگ ترا

بیت

تب بھید کھلے گا تری نازک بدنی کا جب مچھول سحر کو ترے بستر سے اٹھیں گے
 ان رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ہرگز میں نے کوئی مشک وغیرہ نہیں دیکھا خوشبو تر
 عرق بدن مبارک محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جس کو چہیں
 گزر فرماتے تھے لوگ خوشبو سے پہچان جاتے۔ اشعار

أَمِنْ أَرْذِيَارِكَ فِي الدُّجَا الرَّقَبَاءُ إِذْ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءُ
 فَلَقَ الْمَلِيحَةَ وَهِيَ مَسْكٌ هَتَكَهَا دَمْسِيَّوْهَا بِاللَّيْلِ وَهِيَ زَكَاةُ
 لَيْلِيكَ هَذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا وَالْوَجْهَ لَيْسَ فِيهِ حَيَاءُ

شعر

گو منہ کو چھپائی ہو تم جاتے ہو یہاں پہچان لیا ہم نے یہ رفتار وہی ہے
 اور اگر یتیم کے سر پر ہاتھ پھراتے وہ یتیم در یتیم ہو جاتا بہ سبب خوشبو کے اور
 عورتیں عرق بدن مبارک کا شیشہ میں گھتی تھیں اور دامنوں کو ملتی تھیں خوشبو
 ان سے ایسی آتی تھی کہ نسل بعد نسل نہیں جاتی تھی۔ بیت

کہاں ہر عطر میں خوشبو تر بدن کی سی یہ یو تو صاف ہر گھزار قدس حق کی سی
 بازو مبارک گول گول لطیف و استوار و میانہ قدم بلند زمین سے تھا اور پشت
 پار فنج۔ بیت

کاش سخت طالع رنگ خوابو دی مرا تا بکام دل برپائے تو جا بودی مرا

شعر

خمار مژگان کا خطرہ ورنہ نازک بدن میں کف پاکو ترے پلکوں سے سہلایا کر دے

گوشت بدن شریف کا سخت کھنکھانہ ترشہ سے سابق مبارک بائیک
انگشتان دست و پا درست اور قوی عقب شریف کم گوشت دراز نہ عرض
شجاعت کا کیا بیاں کیجئے کہ کسی جنگ میں ہمنہ نہیں پھیرا اور کسی شخص کا
رعب آپ پر نہیں آیا۔ مثنوی

کریں عزم تھے جب بمیدان جنگ تو پھر کانپتے تھے دلیران جنگ
لڑائی میں ہوتے تھے جو تند و تیز تو دشمن کو سوجھے نہ تھا جز کر نہ
اگر دیکھتارستم داستال تو ہتیار رکھ بولست الا ماں
شفقت اور رحمت بیچ حق اُس کے یہاں تک تھی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
فَمَا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِمْ لَعَلَّاهُمْ يَكْفُرُوا یعنی رحمت الہی سے جو کہ نرم کر دے
اخلاق تم نے واسطے اُن کے اور فَلَاعَنَكَ بِأَخْعَ نَفْسِكَ یعنی جانِ نبی ہلاک
کرتے ہو اور پرا ایمان نہ لانے اُن کے پر اور غرور کیا کہو ماعینہ اللہ یعنی شوا
ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج تمہارا سخاوت کو اس درجہ اعلیٰ
کو پہنچا یا کہ آخر کمال جو دے مخاطب ساتھ وَلَا تَبْسُطْ مَا كُلَّ الْبَسْطِ
کے ہوئے یعنی نہ کھولو ہاتھوں کو بالکل غرض دنیا نزدیک آپ کے کمال
بے قدر تھی جو آیا فی الفور صرف کیا۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
املاق حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں۔ بیان سے حلم اور عفو اور
انعامات اور حیا اور حسن معاشرت ساتھ اقربا اور اجانب کے شفقت
اور وفا کے اور وفا کرنا ساتھ عمدہ و پیمان کے طریقہ آپ کا تھا

صلہ رحم اور تواضع اور عدل اور امانت اور عفت و دیانت اور صدق
اور وقار اور مروت اور زہد اور قناعت کے ساتھ موصوف تھے مجموعہ اوصاف
پیغمبروں کے چنانچہ توبہ و استغفار آدم کا شکر نوح کا حلم ابراہیم کا صدق
اسماعیل کا حسن یوسف کا صبر ایوب کا اخلاق موسیٰ کا اعتدال داؤد
کا زہد عیسیٰ کا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام تھے تو اوصاف فضائل مخصوصہ
وہ خصائل ہیں کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں کہ جس کے عمل سے مشرف بخطائے
وَاِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ کے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی بیچ تفسیر خلق عظیم کے کہ ہر شخص سے جو قطع کرے اور معاف کر اُس سے
جو ظلم کرے اور نیکی کر طرف اُس شخص کے جو بُرائی کرے طرف تیرے۔ اور
عادت شریف تھی کہ جواب میں ہر شخص کے لبتیک فرماتے تھے۔ اور کام
نکرنے پر ملامت نہ کرتے تھے۔ اور چیز تلف ہونے سے تاسف نہ کھاتے تھے
مجالس میں موافقت اصحاب کی فرماتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینا لباس کا
پیوند کرنا۔ کفش کا رسی لینا۔ پانی پلانا۔ دودھ دودھنا۔ خادم کی مدد کرنا۔
اپنے ساتھ کھانا۔ آشیاں بازار سے خریدنا عادت بابرکت تھی اور فضلات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک تھے۔ بعض صحابہ نے بول اور خون آپ کا پیا
ہی۔ اور بول اور غائط آپ کا زمین گل لیتی تھی اور اُس مکان سے خوشبو
آتی تھی۔ اور اختلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں ہوا اور شہر خضوع پر
اول سلام کرتے تھے۔ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھراتے تھے اور اُس کو کچھ دیتے
تھے اور کبھی سوال کسی فقیر کا رد کرتے تھے۔ اور بذل موجود اور فقر محو طریقہ

شریف آپ کا تھا اور صفتِ حیا میں انسانوں سے زیادہ تھی۔ کبھی کسی کے چہرہ کو نہ نظر غور نہ دیکھا۔ بسا اوقات بسبب گرسنگی کے شکم مبارک پر سنگ باندھا اور پے درپے نان چوس پر قناعت فرمائی۔ بجائے طعام شیب کے گاہے آبِ خرمے پر کفایت کی۔ ایک روز جبریل امین نے حضرت حق کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ اگر مرضی ہو کہ وہ کو طلا کر ہمراہ کروں۔ فرمایا کہ جبریل دنیا گھر اُس کا ہے جس کا گھر نہو۔ اور مال اُس کا ہے جس کا مال نہو۔ تحقیق جمع کرتا ہے اُس کو وہ شخص عقل سے بے بہرہ ہے۔ شاعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

معجزات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشمار ہیں۔ بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ سراسر اعجاز ہے۔ مثل اوپر اخبار غیب و قصص انبیاء و اقدم پر ہے۔ معجزات بیان کہ تاہوں گچش ہوش نہو۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم سفر میں ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ایل اعرابی ملا آپ نے اُس سے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اُس نے کہا کہ گھر کو جاتا ہوں آپ نے اُس سے فرمایا کچھ رغبت تجھے امیر خیر کی ہے۔ اُس نے پوچھا کہ امیر خیر کیا ہے فرمایا۔ شہادۃ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اُس نے عرض کیا اس دعویٰ پر کون گواہ ہے۔ فرمایا یہ درخت کہ سامنے تیرے ہے بلکہ اُسے وہ گواہی دے گا۔ اُس نے بلایا وہ درخت زمین حیرت اچلا آیا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر چلا گیا اپنے مکان میں۔ اور بریدہ کی روایت میں ہے کہ درخت آگے رسول اللہ کے کھڑا ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ اعرابی نے کہا حکم فرمائیے کہ اپنے مکان میں چلا جاوے آپ نے امر فرمایا

وہ چلا گیا۔ اعرابی نے کہا امر ہو مجھے کہ سجدہ کروں آپ کو۔ فرمایا آپ نے اگر میں امر کرتا کسی کو سجدہ کا تو امر کرتا بی بی کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو عرض کیا حکم ہو کہ چوموں ہاتھ پاؤں آپ کے۔ آپ نے اجازت دی۔ پیٹ

خارشرکاں کا خطر ہے در نہ آنا ک بڈ میں کھنڈ پا کو تیرا کھوں سے سہلایا کروں جابر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے صحر اکو واسطی استبح کے کوئی پردہ کا مکان نہ پایا۔ دو درخت سامنے تھے۔ دونوں کی شاخیں پکڑ کر کھینچیں۔ دونوں کچھ آئے اور پردہ کر دیا انہوں نے۔ جب آپ ذرا غ ہوئے انہیں اشارہ کیا چلے گئے اپنی اپنی جگہ تیں۔

انقل بن مرقہ کہتے ہیں کہ ایک درخت آیا اور طوان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر چلا گیا۔ پس فرمایا آپ نے اُس نے اذن مانگا کہ سلام کرے مجھ پر۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب جن مشرف ہوئے انہوں نے گواہ تو حید اور رسالت پر طلب کیا آپ نے اُس ہی درخت کو ابی دلوادی۔

جابر رضہ کہتے ہیں کہ تھی مسجد نبوی مستف بشاخ خرما۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ستون پر تکیہ لگا لیا کرتے تھے جب ممبر بنایا گیا اُس ستون سے مفارقت واقع ہوئی۔ سنی ہم نے آواز روئے اُس ستون کی مانند نافت کے اور گونج گئی مسجد آواز اُس کی سے اور لوگ روئے اُس کے رونے سے اور پھٹ گیا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہاتھ رکھا اُس پر پس خاموش ہوا پھر فرمایا آپ نے کہ اگر کو دین لیتا اُس کو تو رویا کرتا قیامت بہ سیف رقت میری کے۔ پس امر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفن کرو اس کو پس دفن کیا گیا

نیچے ممبر کے اور حضرت اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ **مشعر**
 دورم از وصال تو زندگی چکا آید جان بلبخی آید اس چہخت جانی ہا
 حن جبت حدیث بیان کیا کرتے تھے رویا کرتے تھے اور کہتے تھے اے بندگان
 خدا ستون رویا اشتیاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں تم اتنی ہو کہ شتاق ہو
 طرف ملاقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے **مشعر**
 اشتیاقیکہ بدیدار تو دار دل من دل من داند من داند دل من

بیت

مشتاقم آں چنان کہ ز تحریر عاجزم چوں گنگ بیدہ ز تقریر عاجزم
بیت تو در دلی بنم این و آں کہ پرازد بجائے جان کہ تو باشی بجان کہ پرازد
 انس کہتے ہیں یا تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سگریزے وہ شہج کہتے
 تھے۔ پھر لیا ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شہج کہتے تھے ہم پھر لیا ہم نے
 پس شہج سے خاموش ہوئے **بیت**

سنگھاندر کف بو جل بود گفت پیغمبر گویاں چیت زود

لا الہ گفت الا اللہ گفت گوہر احمد رسول اللہ صفت

جابر کہتے ہیں نہیں گزرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور پتھر
 پاس گر سجدہ کرتا تھا حضرت کو۔ اور جب آیتہ تطہیر نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اہل بیت کو عجائبی لپیٹ کر دعا فرمائی دیو اروں آمین کہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے
 بیچ اصحاب کے۔ ایک اعرابی آیا اور گویا۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا

رسول اللہ ہیں اُس نے کہا میں ایمان لاؤں گا اگر یہ گویا ایمان لاؤ۔ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گویا۔ عرض کیا گویا نے زبان فصیح لیلیٰ وسعد
 یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کس کی عبادت کرتی ہو کہا اُس ذات کی کہ بیچ سمان
 کے عرش اُس کا اور بیچ زمین کے بادشاہت اُس کی اور جنت میں حمت اُس کی اور
 دوزخ میں عذاب اُس کا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں۔ کہا آپ رسول رب العالمین
 خاتم النبیین ہیں۔ تحقیق فلاح پائی جس نے تمہاری تصدیق کی اور رسوا ہوا جس نے
 تکذیب کی۔ اعرابی یہ عجزہ دیکھ کر مشرف باسلام ہوا۔

انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تھے ساتھ شیخین کے اُس
 باغ میں ایک بکری تھی اُس نے سجدہ کیا رسول مقبول کو عرض کیا خلیفہ اول
 نے کہ ہم اتنی سجدہ ہیں واسطے تمہاری اس بکری سے۔ اسی طرح ایک شتر آیا اُس نے
 سجدہ کیا حضور پر نور کو اور کچھ عرض کیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عرض کرتا
 ہے۔ آپ نے فرمایا شکایت کرتا ہے اپنے مالکوں کی کہ مجھ سے اعمال شاقہ لیتے ہیں
 اور اب ارادہ کرتے ہیں میرے ذبح کرنے کا۔ صحابہ مالکوں سے پوچھا انہوں
 نے اقرار کیا موافق ارشاد حضرت کے۔ اور غضبناقہ خاص سرور کائنات امیر الفضل
 الصاۃ والتسلیمات کی تھی۔ کلام کیا کرتی تھی حضرت سے اور چرنے جاتی تھی جنگل
 میں اُس سے درندے ایک دُور ہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ناقہ رسول مقبول کی ہے
 اور بعد وصال آپ کے غضبانے نہ کھایا نہ پیادہ و مفارقت یہاں تک کہ مر گئی
 روضہ فتح مکہ کو کہو تروں نے آپ پر سایہ کیا۔ اور جب آپ غار میں رونق افروزی کی
 در غار پر و رخت ہما پردہ ہو گیا۔ دو کہو تر آشیانہ گیر ہوئے تا مقصودین کے معام

نہو کہ کوئی اس میں ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحرائیں تشریف رکھتے تھے۔ ایک ہرنی نے پکارا۔ آپ نے پوچھا کیا حاجت تیری ہے کہا اس شکاری نے مجھے صید کیا۔ میری دو بچے ہیں جا کے دودھ پلاؤں۔ حضرت نے فرمایا اس شکاری کو کہ چھوڑ دے اُس کو کہ بچہ آ جاوے گی۔ اُس نے چھوڑ دی۔ وہ گئی اور دودھ پلا کر بچہ آئی۔ وہ صیاد اس حجرہ سے حیران ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو ارشاد کر دے قبول کروں۔ فرمایا اس کو چھوڑ دے۔ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جاتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ كَرْسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور سفینہ غلام ہمارے حضرت کا صحرائیں ہ بھول گیا۔ ایک شیر پلا اُس نے کہا میں غلام رسول اللہ کا ہوں شیر نے اپنی پشت پر سوار کر کے شام عام میں پہنچا دیا۔ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کبری کا کان دو انگشت پکڑا۔ دستِ معجزہ سے اُس کے کان میں نشان ہو گیا اور نسلاً بعد نسل اب تک باقی رہا۔ اس روایت کے نشان ہونا پے نشان چیز میں ثابت ہوا اور نشان کہنی مبارک کا سنگ تین صحاح میں مُصرح ہے۔ اور جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے بیچ خصائص کبریٰ کے اور ازین بیچ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب چلتے تھے اور پر سنگ کے نشان ہو جاتا تھا اُس میں۔

اور ابن حجر نے بیچ شرح قصیدہ ہنریہ کے نیچے اس غرناطی کے شعر

ہو جاتا تھا نیچے قدم شریف کے اور جب چلتے تھے ریت میں نہیں تر کر تا تھا
خلاف عادت جاریہ کے۔ یہ نشان قدم شریف کا سنگ میں ثابت ہوا۔

کمال تعجب ہے فرقہ محدثہ سے کہ باوجود دعویٰ علم کے قدم شریف کا انکار کرتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے۔
اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ

برز مبینک نشان کھنڈاپے تو بڑو
سالمہ سجدہ صاحب نظران خواہد بود

شعر

کف پاہر زینے چورسد تو نازنیں را بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زینیں را
 اور عجب تھے یہ ہر کہ یہ فرقہ ذکر شریف ولادت اور معراج و معجزات و وفات اللہ علیہ السلام
 محبوب عالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مانع ہر بعض کمزور و تحریکی فتویٰ
 دیتا ہر اور بعض اطلاق بدعت سیئہ کا کرتا ہر حالانکہ ذکر خیر مولد شریف و
 و اخلاق لطیف اور معجزات و وفات منیف علیہ مبارک جناب مستطاب حضرت
 محبوب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ ذکر
 خالق السموات والارضین جل جلالہ و عم نوالہ ہر اور ذکر حق سبحانہ کا واجب
 ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا كَثِيرًا** اَوْ
سَمِعْتُمْ هَٰذَا مَلِكًا وَّأَصِيدًا۔ اس واسطے کہ امر واسطے وجوب کے ہر نزدیک اکثر کثرت
 تصریح کیا ہر اس کو علم اصول میں کہا سچ تو صریح کہ امر واسطے وجوب کے ہر نزدیک اکثر علماء
 کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر **فَلْيُحَذِّرُوا الَّذِينَ يُحَايِلُونَ عَنْ أَمْرِهِ**
لَنْ نُصِيبَهُمْ مُّصِيبَةً أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ لَّيْمٌ خَالِدٌ کہ میں لوگ کہ خلاف کرتے ہیں امر حق

پہنچنے بلا یا عذاب الیم سے۔ سمجھا جاتا ہے اس کلام سے خوف پہنچنے فتنہ یا عذاب کا بسبب غفلت امر کی اس واسطے اگر نہ تو تیرے خوف تو عبت ہو جاؤ تحذیر پس ہوا امور واجب اس واسطے کہ نہیں اور ترک غیر واجب کی خوف فتنہ یا عذاب کا تمام ہوئی عبارت تو ضیح کی اور دلیل اس امر کی کہ ذکر عالی حضرت سرور مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر حق سبحانہ کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو قاضی عیاض نے شفا میں روایت کی ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل پس کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ جانتے ہو کیونکر بلند کیا میں نے ذکر تمہارا میں نے کہا کہ اللہ دانائے ہے۔ عرض کیا جبریل نے کہ فرمایا ہے کہ جب کر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے۔ کہا ابن عطاء نے کہ گردانائے تمام ایمان ساتھ ذکر اپنے کے ساتھ تمہارے۔ اور کیا میں نے تمہارا ذکر اپنا۔ جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ تمام ہوئی عبارت شفا کی۔

اس سے صفا معلوم ہوا جو ذکر خدا و رسول سے معرض ہوا اور مکروہ و حرام کے دشمن خدا و رسول کا ہے خدا محفوظ رکھے صحبت اُس کی سے مسلمانوں کو اس سبب سے کہ محب ذکر محبوب سے خوش ہوتا ہے اور ذکر دشمن کا مکروہ جانتا ہے۔ شہر

أَعِدْ ذِكْرُنَا إِنَّا ذِكْرُكَ هُوَ الْمُسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَذَكَّرُ
مشہور ہے جنگ اُحد میں کچھ قتادہ کی نکل پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک رکھ دی اچھی ہو گئی۔ ایک اندھا آیا اُس نے عرض کیا کہ آپ کا فرما کہ میری آنکھیں ہو جائیں آپ نے فرمایا و صلو کر اور نماز ادا کر بعد یہ دعا پڑھ۔ اللہ

إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي
أَتَوَجَّهُ إِلَى رَأْيِكَ أَنْ يَكْشِفَ بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ قُلْ قَالَ فَخَرَجَ فَقَدْ
كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ۔ یہ حدیث صحیح ستہ میں موجود ہے اس سے ثابت
ہوا کہ یا محمد یا رسول اللہ کنادرست ہے۔ منکر ہونا ناسے اٹھا کر ناپا ارشاد رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا مَسْئُولُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ إِنَّمَا الْقَوْلُ
وَالْفَلَاخُ لَدَيْكَ۔ اشعار

بے سلام آدم جو اہم دہ	مرہے بر دل خراہم نہ
بس بود جہا و احترام مرا	یک جواب از تو صد سلام مرا
گر ز فتم طریق طاعت تو	ہستم از عاصیان اُمت تو
رحم کن بر من و فقیری من	دست بکشاید ستگری من
آدم ز بار عصیان پست	افتم از پا اگر نگیری دست
عفو نہ را شنایت مرا	دست بد دور کن سیاہ مرا
جلوہ سے نما برائے خدا	رسم فرما بے ستمند گدا
جائے وہ در حریم خویش مرا	مرہے بخش سینہ ریش مرا
اشعرا خواہم از شوق دست بویں مرد	دست بیرون کن از میان برد
مہر روئے تو ہوش برد ز من	بنما روئے خود ز برد زمین
چوں توئی دیدہ وریاغ بلبل	ہیچو نرگس ز سرمہ بازغ

سویم افکن ز رحمت نظرے	باز کن بر رحم ز لطف درے پست
ہر چند نیم لائق درگاہ سلاطین امید یابد	شاماں چو عجب بہ نوازند گدا را گاہ بہ نیک یابد

علیت

اگرچہ طاقت یک گردش نگاہ نیست خدا کند ہمہ نازش بجان من باشد
ازاں طرف نیز بد کمال تو نقصاں وزین طرف شرف روزگار من باشد
ایک شخص کو استقا ہو گیا اُس نے آدمی کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ
آپنے ایک چٹکی خاک کی اٹھا کر اُس پر تھوک دیا پھر اُس کے قاصد کو عنایت فرمائی
اُس نے لے لی تعجب کر کے اور جانا کہ حضرت نے مہنسی کی۔ پھر جا کر اُس کو دی
اُس نے پانی میں گھول کر پی لی وہ اچھا ہو گیا۔
فریک کے باپ کی آنکھیں بالکل اندھی ہو گئی تھیں حضرت نے اپنا آپ بہن لگا دیا
بہنا ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کو دیکھا اسی برس کی عمر میں اور دھاگا
سوئی میں پروتا تھا۔ حضرت مرتضیٰ علی کی آنکھیں کھتی تھیں بن خیر کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بہن لگا دیا شفا حاصل ہوئی۔ سلمۃ بن الاکوع کی بڑی
ٹوٹ گئی جنگ خیبر میں حضرت نے آپ بہن لگا دیا ثابت ہو گئی۔ زید بن حاذ کے
پاؤں میں تلوار لگی ٹخنے تک پہنچی۔ لعاب بہن مبارک سے صحت ہوئی۔ حضرت علی
مرتضیٰ سخت بیمار تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور لات ماری
پھر وہ بیمار نہ ہوئے کبھی۔ دن بدر کے ابو جہل نے ہاتھ مؤوض بن عفر کا قطع کر دیا
بالکل۔ وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر لے آیا حضرت کے پاس۔ آپ نے آپ بہن مبارک سے جوڑ دیا
اچھا ہو گیا۔ ضب کے بھی دن بدر کے شانہ پر زخم لگا یہاں تک کہ جھک گیا ایک
طرف کو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کر دیا۔ پھر تھوک دیا
اُس پر صحیح ہو گیا۔ ایک عورت لڑکے کو لائی وہ گونگا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے پانی طلب فرما کر کھلی کی اور ہاتھ دھو یا پھر دے دیا اُس کو
اور امر کیا کہ پلا دے اس بانی کو اُس نے پلا دیا۔ پس گویا ہو گیا وہ لڑکا اور بہت
ذی ہوش ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک عورت لائی اپنے بیٹے دیوانہ کو۔ آپ
اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کے پیٹ کیڑا سیاہ نکلا اور جنون جاتا رہا۔
ایک عورت نے حضرت سے کھانا مانگا۔ آپ کھانا تول فرماتے تھے۔ آپ نے
آگے سے اٹھا کر اس کو عنایت کیا اور وہ بے شرم تھی اُس نے عرض کیا کہ اپنے
منہ کا نوالا مجھے عنایت فرمائیے۔ حضرت نے نوالہ منہ سے اپنا عنایت کیا اور
عادت شریف تھی کہ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔ پس کھالیا اُس
عورت نے۔ پس کوئی عورت اُس سے مدینہ میں غالب حیا میں تھی۔ حضرت مرتضیٰ علی
کے واسطے دعا فرمائی کہ الہی جاڑے گرمی سے انہیں نگاہ رکھ۔ پس پھر حضرت
علی کہ بہن لیتے تھے بیچ جاڑے کے کپڑے گرمی کے اور گرمی میں کپڑے سردی
اور اُن کو نہ گرمی لگتی تھی نہ سردی۔ اور دعا فرمائی واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنها کے کہ الہی بھوک ان کو نہ لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک
مجھے کبھی نہ لگی۔ عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی فرمائی۔ عبدالرحمن
کہتے ہیں۔ اگر میں پتھر اٹھاتا ہوں تو اسید یہ ہوتی ہو کہ اس کے نیچے سونا پائوں گا
اور اس قدر فتوح اللہ تعالیٰ نے ان پر کی کہ بعد مرنے کے اُن کے اسی اتنی ہزار
ہزنی بی کو پہنچے اور چار سیبیاں تھیں۔ اور بعضی روایت یہ کہ لاکھ لاکھ سیبیاں
علی ہذا القیاس معجزے بیشمار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں
کتبہ بیٹ میں مرقوم ہیں۔ بمقتضای نشتہ نمونہ نروار چنانچہ

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور
 مدینہ شریف میں تشریف لائے۔ دو شنبہ کو چھ بیسویں تاریخ بمقامہ روم کے
 واسطے ارشاد کیا۔ ستائیسویں کو آپ کو تپا وزردی لاحق ہوا۔ سلخ صفر کو
 اپنے ہاتھ سے نیزہ بنا کر اُسامہ کو دیا اور فرمایا غزاکر بیچ راہ خدا کے۔ حضرت
 ابوبکر اور عمر اور عثمان کو حکم کیا کہ اُسامہ کے ساتھ جاویں۔ دسویں تاریخ ربیع الاول
 کی تپا وزردی دوسرا غلبہ ہوا۔ گیارہویں تاریخ اُسامہ رخصت ہونے کو حاضر
 ہوئے۔ آپ شدت مرض و طاق کلام کی نہیں کہتے تھے ہاتھوں کو آسمان
 کی طرف اٹھا کر دعا فرمائی۔ اُسامہ لشکر میں جا کر رات کو رہے۔ بارہویں تاریخ
 آستانہ علیا پر حاضر ہوئے۔ اُس دن آپ کو فی الجملہ مرض سے تخفیف ہوئی
 تھی۔ اُسامہ کو رخصت کر کے فرمایا۔ غزاکر ساتھ برکت اللہ کے۔ جب تیاری کوچ
 کی۔ اُسامہ کو اُمّ ایمن والدہ اُن کی نے پیغام بھیجا کہ مزاج اشرف حضرت
 کا نہایت علیل ہے۔ اُسامہ ارادہ سفر کا فسخ کیا اور اصحاب جلیل القدر نے
 مراجعت کی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت نے خبر انتقال کی فزادی
 تھی۔ اُن سے فرمایا تھا کہ جبریل آ کے ہر سال ایک بار رمضان میں قرآن کے
 دور کیا کرتے تھے۔ اس سال میں دوبار اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب
 اس جہان سے انتقال کروں گا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
 مجھ کو درمیان حیات دُنیا کے اور تقار اپنی کے خیر کیا تھا۔ میں نے تقار الہی
 اختیار کی۔ جب میں یہاں سے انتقال کروں تم مجھ کو غسل دینا اور جس قدر پانی

ناف میں سدا سے میری اُس کو پی لینا تا میراث علوم پیغیروں کی تم کو حاصل
 ہو۔ اور شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے پوچھا سبب حافظہ کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد غسل کے حضرت
 کی ہلکوں میں پانی مجتمع ہو گیا تھا میں نے پی لیا یہ برکت اُس کی ہے۔ ایک رات
 میں کہ چار شنبہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور
 حضرت علی پر تکیہ لگا کر مسجد میں تشریف لاکر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ اے لوگو
 عنقریب اس جہان کو کوچ کرنا ہوں جس کا حق میرے ذمہ ہے ہوتا دو کہ ادا کروں
 ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تین اوقیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا
 مجھ سے آپ تین اوقیہ اُس کو دلوادے۔ جمعہ کو پھر مسجد میں رونق افروز ہو کر
 خطبہ پڑھا اور سب تبلیغ احکام کی فرمائی۔ پھر حضرت میمونہ کے گھر تشریف
 لے گئے وہاں زیادہ غلبہ مرض کا ہوا۔ وہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر
 رونق افروز ہوئے اُن کو درد سہر تھا اُس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا اگر
 موت تیری واقع ہووے اور میں زندہ رہوں استغفار کروں واسطے تیرے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ افسوس آپ پھر نامہ اچاہتے ہیں اگر موت میری
 ہووے اُسی دن عوسی کریں آپ غیر سے۔ شہر
 در مردم این نالہ از رفتن جنت از یار جدا می شوم این نالہ از انست
 حضرت نے فرمایا بلکہ تا سہ انتقال میر کا کر کہ قریب ہوا اور تو زندہ بہت
 رہے گی بعد میر کہ میں نے قصد کیا ہے کہ ابوبکر کو خلیفہ کروں پنا تا بعد میر نزاع
 نہو۔ پھر دل میں کہا میں نے کہ موافق مرضی میری کے ہوو گا اور اللہ تعالیٰ

کفایت کرے گا۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر تشریف لے گئے وہاں زیادت مرض کی ہوئی ارشاد کیا کہ کل میں کہاں رہوں گا ازواج مطہرات مرضی معلوم کر کے عرض کیا کہ خانہ بنی بنی عائشہ رضی اللہ عنہا وقت افروز ہو جائے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی بنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بستر ناتوانی پر استراحت فرمائی۔ بیت

گرے بس فرش رنجوری پہ ایک بار طیب جاں ہوئے ہائے یوں بیا
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بیمار داری میں شرف حاصل کرنے کا امید ہوں۔ فرمایا یہ امر ازواج پر شاق ہوگا۔ اور شدت مرض سے حضرت بقرار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی پر ہو کیا حال ہو۔ فرمایا اے حبیبہ یہ مرض صعب ہے۔ حق تعالیٰ مخصوصوں پر اپنی بلا سخت نازل کرتا ہے اور اُس کے مکافات میں بڑے رتبے عنایت فرماتا ہے۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر منبر پر بیٹھے پس فرمایا اے اہل بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مخیر کیا درمیان دنیا اور آخرت کے اُس نے تقارر الی اختیار کی پس وئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور کہا خدا ہو ویں باپاں میرے آپ۔ تعجب کیا ہم نے حضرت ابو بکر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے ہیں کسی بندہ کا او یہ روتے ہیں۔ پیچھے معلوم ہوا کہ مخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابو بکر فریڑے جاننے والے تھے۔ ایک دن حضرت اُم الدرداء نے پوچھا کہ میرے مرض کو لوگ کیا تشخیص کرتے ہیں۔ عرض کیا ذات الجنب کہتے ہیں۔ فرمایا یہ تشخیص غلط ہے۔ یہ مرض اثر زہر کا ہے کہ یہودیہ گوشت میں ملا کر کھلایا تھا خیر میں

اثر زہر کا اس وقت ظاہر ہونا واسطے پانے درجہ شہادت کے تھا کہ یہ کمال بھی حاصل ہو جاوے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سعید خدری کہتے ہیں آپ ایام مرض میں لیٹے تھے میں نے تپ کے معلوم کرنے کے لئے ہاتھ اوپر چادر کے رکھا اس قدر گرمی تپ کی تھی کہ ہاتھ میرا جل گیا۔ بعد اس کے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر کان میں کچھ کہا۔ حضرت فاطمہ نے رو کر کہا بیت جانے کا جو قصد بادشہ ہے آنکھوں میں میری جہان سیہ ہے

حضرت نے اور کچھ کان میں کہا وہ یہ تھا کہ تو جلدی مجھ سے ملے گی حضرت فاطمہ نے یہ سن کر خوش ہوئیں۔

ان کہتے ہیں کہ جب شدید ہوا مرض حضرت پر کہ بیہوش ہوئے گئے۔ کہا حضرت فاطمہ نے افسوس کیسی سختی ہے مرض کی تیرے باپ پر۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اس دن کے تکلیف ہرگز نہ ہوگی تیرے باپ پر۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ایام مرض میں بلال ہر وقت نماز کی آپ کو خبر کرتے تھے آپ مسجد میں تشریف لے جا کر نماز جماعت کی پڑھوایا کرتے تھے۔ آخر مرض میں بسبب شدت مرض کے تین روز مسجد میں آ سکے۔ نماز عشاء میں بلال نے عرض کیا اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آپ نے فرمایا اب آنے کی طاقت نہیں ہے۔ ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑھاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر رقیق القلب ہیں آپ کے مقام پر کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ عمر کو کہو آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ ابو بکر کو کہو۔ بلال روتے ہوئے آئے اور حضرت ابو بکر کو کہا کہ حضرت نے تمہیں حکم امامت کا فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں آپ کے مرض میں پڑھوائیں اور امامت صغریٰ دلیل پر خلافت کبریٰ پر۔ پس اپنے اپنے سامنے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قائم مقام اپنا کیا اور رض جلی اور خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے یہ حدیث صحیح ہے۔ اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهٖ وَابُو نُعَيْمٍ فِي فُضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّحْطِيبُ فِي تَالِي النَّخِصِ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِدْجَاءُ لَقَرُ اللّٰهِ وَانْفَعُ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ اَنْطَلِقْ بِنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَ هَذَا الْمَرْكُزُ مِنْ بَعْدِهِ لَمْ تَنَازَعْنَاهُ فِيهِ قُرَيْشٌ وَاِنْ كَانَ لِغَيْرِنَا سَاكِنَاهُ اَوْ صَابِنَا قَالَ لَا قَالَ الْعَبَّاسُ فَحَيَّتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا كَرِهَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ اَبَا بَكْرٍ خَلِيفَتِي عَلَى دِينِ اللّٰهِ وَوَصِيَّهُ وَهُوَ مُسْتَعْرَضٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاطِيعُوا تَهْتَدُوا وَتُقْلَعُوا وَاقْتَدُوا بِهِ تَرْتَدُّوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا وَافَقَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى اَرَابِيهِ وَلَا وَادِسَرَا عَلَى اَمْرِهِ وَلَا اَعَانَهُ عَلَى شَارِهِ اِذْ خَالَفَهُ اصْحَابُهُ فِي اِرْتِدَادِ الْعَرَبِ اِلَّا الْعَبَّاسُ قَالَ فَوَاللّٰهِ فَمَا عَدَلُ رَأْيِهِمَا وَجَزَ مَسَارَئِي اَهْلِي الدُّرِّ اَجْمَعِينَ

ترجمہ۔ روایت کیا ہے ابن مردویہ اور ابونعیم نے بیچ فضائل صحابہؓ کے اور خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی سورہ اِذْجَاءِ آئے عباسؓ طرف علیؓ کے۔ پس کہا چلو ہمارے ساتھ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر ہو کہ امر خلافت کا واسطے ہمارے

بعد حضرت کے نہ جھگڑا کریں ہم سے بیچ اُس کے قریش۔ اور اگر ہو وہ واسطے غیر ہمارے کے سوال کریں ہم حضرت سے وصیت لینے واسطے۔ کہا حضرت علیؓ نے میں نہیں جاتا۔ کہا حضرت عباسؓ نے گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پوشیدہ میں نے ذکر کیا خلافت کا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے کر دیا ابوبکر کو خلیفہ میرا اور وصی اور پیر میں اپنے کے اور وہ خلیفہ ہوں گے پس فرمانبرداری اور اطاعت اُن کی کرنا تم پر ہے اور فلاح پاؤ گے اور پیروی کرنا اُن کی راہ راست پاؤ گے۔ کہا ابن عباسؓ نے پس موافقت ملی حضرت ابوبکرؓ کی اور عقل اُن کی کے اور تقویت ملی اوپر امر اُن کے کے اور مدد نہیں کی اوپر امر اُن کے کے۔ جب خلافت کیا تھا اُن کا اصحاب اُن کے نے بیچ مقدمہ مرتد ہوئے عرب کے مگر عباسؓ نے کہا ابن عباسؓ نے پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں برابر ہوئی عقل اور دانائی اُن دونوں کی عقل لوگوں ساز زمین والوں کی بلکہ سب سے زیادہ بھتی۔ تمام ہوا ترجمہ حدیث کا۔

اور انہیں دونوں میں جبریلؑ نے آکر عرض کیا کہ جناب الہی نے مزاج مبارک پوچھا ہے۔ فرمایا نہایت محزون ہے۔ اسی طرح دو دن اور جبریلؑ مزاج پرسی کے واسطے حاضر ہوئے۔ تیسرے دن ہمراہ اسماعیل اور عزرائیلؑ کے حاضر ہو کر استفسار مزاج مبارک کیا۔ اور عرض کیا کہ عزرائیلؑ دروازہ پر حاضر ہو اذن آنے کا مانگتا ہے قبل آپ کے نہ بعد آپ کے کسی سے اذن اس نے نہیں مانگا۔ حضرت نے حکم فرمایا کہ الموت حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے اگر مرضی مبارک ہو روح کو آپ کی قبض کر کے عالم بالا کو پہنچاؤں الامراجت کروں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرئیل کی طرف دیکھا۔ خیرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے عالم آرائے کا مشاق ہے۔ حضرت نے غزائیل کو ارشاد کیا کہ توجہ مرا مورا ہے بجالا۔ ملک الموت قبض روح میں مشغول ہوا۔ سکر موت سے رنگ چہرہ نازنین کا گاہے سُرخ گاہے زرد ہوتا تھا اور جبین میں پر عرق آتا تھا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اجل نعم خداوندی سے ہے کہ حضرت نے وفات پائی میرے گھر میں میری نوبت میں اور درمیان سپینہ اور گردن میری کے۔ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا درمیان آب بن میرے کے اور حضرت کے نزدیک وفات کے عبدالرحمن بھائی میرا آیا اُس کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ دے ہوئے بیٹھی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ حضرت مسواک دیکھتے ہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ حضرت دوست لکھتے ہیں مسواک میں نے عرض کیا کہ آپ کو مسواک نہ۔ آپ نے اشارہ کیا میں نے لے کر حضرت کو دی وہ سخت تھی میں نے نرم کی اپنے دندان سے۔ حضرت نے اپنے مُنہ میں لے کر استعمال کیا اور آپ کے سامنے لگن تھا پانی کا۔ دونوں تھ پانی میں ڈال کر مُنہ کو ملا اور فرمایا تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ موت کی تکلیفیں ہیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کہا اختیار کیا میں رفیق اعلیٰ کو۔ اور انتقال فرمایا اور جھجک گیا دست مبارک اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

رباعی

منکر کہ دل بن کین پر خون شد بگر کہ ازین سرے فانی چون شد

مصحف بکث پابره و دیدہ بدست با یک اجل خندہ زناں بیرون شد

بیت

جنازہ دوش پر اپنی وہ رکھ کر لیچلا میرا گماں ہے تخی تباوت پر تخت سلیمان کا
کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس وقت اے باپ میرے بہشت بریں
جگہ تمہاری اے باپ میرے گئے پروردگار کے پاس کہ حق تعالیٰ نے بلایا ہے
اے باپ میرے طرف تربت کی روتی ہوں اور خبر پہنچاتی ہوں۔ مواءب لدنیہ
میں لکھا ہے کہ وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفارقت حضرت عائشہ صدیقہ
کی شاق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تصویر حضرت عائشہ کی بہشت میں کھادی تابوخی تمام
انتقال فرمادیں۔ سبحان اللہ کیا پاس خاطر اپنے حبیب ہے کہ کسی وقت ناخوشی اُن
کی منظور نہیں۔ بعض اصحاب اس حادثہ جانگداز سے مسلوب الحواس ہو کر چنانچہ
حضرت عمر کے شمشیر پہنہ کر کے کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت انتقال کیا اُس کی
گردن ماروں گا۔ حضرت ابو بکر لوگوں کو پریشان دیکھ کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا میں گئے۔ چادر روئے مبارک سے اٹھا کر پیشانی کو چوما اور کہا فدا ہوں
آپ پر والدین میرے پاکیزہ رہے حیات اور ممات میں۔ پھر باہر آکر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ تم بھول گئے اس آیت کو اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّكُمْ
مَعِيَّتُونَ۔ اور بیچ بخاری شریف کے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کلام کر رہے تھے لوگوں سے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو کہ بیٹھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے۔ پس متوجہ ہوئے لوگ طرف حضرت ابو بکر رضی
اللہ عنہ کے اور چھوڑ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پس کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بعد حمد و

کہ اگر مرضی مبارک ہو مدفن فیض مخزن بیچ روضہ رضوا کے ترتیب میں اور اگر
اختیار فرماویں بیچ زاویہ خاک کے آرا مگاہ معین کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ
دل نہیں چاہتا ہی کہ اُمت کو چھوڑ کر نکل جاؤں کہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے
مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔ جب تک میں ان میں رہوں گا
عذاب نیا اور آخرت امن میں ہیں گے۔ **ایات**

یار بھتی رسول کو نین	ادنی ہر مقام جس کا تو سین
دے جرعتہ راوق محبت	کھل جائو مجھ پہ تر وحدت
عشق اپنا اور اپنے دوست کا دی	اُلفت دو جہاں کی تجھلا دی
بیہوش کر اپنا منج دکھا کے	صدقی سے بتول پارسا کے
ہے دونوں جان میں امن اور چین	یار بے توسل اما بین
خدا اور انتظارِ حسدِ نیت	محمد چشمِ براہِ ثنا نیت
خدا مدحِ آفرینِ مصطفیٰ بس	محمد خدومِ حمدِ خدا بس
مناجاتے اگر بایہ بیان کرد	بے بیتے ہم قناعت سے تو ان کرد
محمد ازل تو میخو اہم خدا را	الہی از تو عشقِ مصطفیٰ را

يَا سَابِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تَمَّتْ

نامور قلم کار اور معروف صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے زیر ادارت ابلاغ دین کی بین الاقوامی تحریک

ابلاغ دین کی بین الاقوامی تحریک
نامور قلم کار اور معروف صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے زیر ادارت



انٹرنیشنل نقوشہ فورم
زاویہ قادریہ بدھناتھ انٹرنیشنل (پانچواں ایڈیشن) (2014ء)
0321/0300/0313-0429027 malhooqbadi747@gmail.com